مقامِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اور

حقیقتِ قادیانیت

تالیف

عبید اللہ لطیف

نظرِ ثانی: فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ | محمد متین خالد حفظہ اللہ

خاتم النبیین اکیڈمی۔ فیصل آباد

تالیف

عبید اللہ لطیف

نظرِ ثانی

فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ | محمد متین خالد حفظہ اللہ

خاتم النبیین اکیڈمی۔ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت

مصنف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبید اللہ لطیف فیصل آباد

تقدیم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔حافظ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ

نظر ثانی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔محدث العصر فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ، محمد متین خالد حفظہ اللہ

صفحات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔128

تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔1100

طبع اول ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فروری 2021ء

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

ڈسٹری بیوٹر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور 04237230585

ملنے کے پتے

1۔مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37230585

2۔مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 04237244973

3۔مکتبہ اسلامیہ بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد 0412634504

4۔مکتبہ اہلحدیث نزد جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد 0412624007

5۔مکتبہ دار السلف آس داس محلہ جمن شاہ روڈ ٹنڈو آدم 0302-3353215

6۔ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 03022186601

7۔عبید اللہ لطیف جامعہ سلفیہ روڈ جمیل آباد فیصل آباد 03046265209

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿انتساب﴾

اپنے نانا جان مجاہد ختم نبوت حاجی کامل دین رحمہ اللہ جنہوں نے کم وبیش ایک سال اور اپنے دادا جان حاجی دین محمد سیٹھ رحمہ اللہ کے نام جنہوں نے تین ماہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم وادخلھم الجنۃ الفردوس

آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے مجھے پڑھیے

از قلم ابوضرار سلفی

وطن عزیز اس وقت ایک کٹھن دور سے گزر رہا ہے ایک طرف داعش اور تحریک طالبان پاکستان جیسے تکفیری گروہ ہر ایک پر کفر کے فتوے لگا کر جہاد کے نام پر دہشتگردی کو پروان چڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بعض لوگ ان کی اس دہشت گردی کو اسلام اور اسلامی قوانین کے ساتھ منسلک کر کے اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں درحقیقت یہ دونوں گروہ افراط وتفریط کا شکار ہیں دوسرے گروہ سے متاثر ہو کر ہی کبھی رانا ثناء اللہ جیسے سیاستدان یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قادیانیوں اور ہمارے درمیان ختم نبوت کے مسئلے پر معمولی اختلاف ہے تو کبھی حمزہ عباسی جیسے اینکر اور اداکار پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے خلاف آواز اٹھاتے نظر آتے ہیں اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی کو کافر قرار دے؟ یاد رہے کہ امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان صرف عقیدہ ختم نبوت میں ہی فرق نہیں بلکہ قادیانیت حقیقی اسلام کے نام پر اسلام کے مقابل یہود ونصاریٰ کا پروان چڑھایا ہوا وہ پودا ہے جس کی ایک ایک چیز اسلام کے خلاف ہے یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا اور قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بشیر الدین محمود لکھتا ہے کہ

> ''حضرت مسیح موعود نے فرمایا! ان کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیاں 21 اگست 1917 صفحہ 8)

مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند ایک مسائل میں ہے آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا! اللہ تعالی کی ذات ،رسول کریم ﷺ،قرآن ،نماز روزہ، حج ، زکوۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''

(اخبار الفضل قادیاں 30 جولائی 1931)

اب جہاں تک تعلق ہے اس سوال کا کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ کہ قادیانیوں کو کافر قرار دے؟ تو حقیقت میں یہ سوال ہی محض کم علمی اور جہالت کا نتیجہ تھا کیونکہ پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا اور نہ ہی امت سے باہر نکالا ہے بلکہ پارلیمنٹ نے تو قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے جبکہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے آپ کو اور اپنے متبعین کو امت سے باہر نکالا ہے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر متنبی قادیاں مرزا قادیانی کے فیصلے کی نہ صرف توثیق کی ہے بلکہ ان کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا ہے۔

قارئین کرام! میں پہلے تو آپ کے سامنے مرزا قادیانی کو خود اپنے آپ کو اور اپنے متبعین کو امت سے باہر نکالنے کے دلائل پیش کرتا ہوں بعد ازاں بتاؤں گا کہ کس طرح پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے سو کالڈ نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے فیصلے کی متفقہ طور پر توثیق کی اور کس طرح قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا۔

محترم قارئین! ایک مشہور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

((موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بہتر ۷۲ فرقے تھے اور میری قوم میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے اور ان میں سے فقط ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ

ﷺ! وہ گروہ کونسا ہوگا؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا۔او کما قال رسول اللہ ﷺ))

(رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سنن ابوداؤد جامع ترمذی)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ امت تہتر * فرقوں پر مشتمل ہوگی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو پلید اور جہنمی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''درمیانی زمانہ جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں مگر شاذ و نادر۔ یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ہے لیسوا منی ولست منھم ۔یعنی نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں یعنی مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں یہی زمانہ ہے جس میں ہزارہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر قسم کے شرک خدا کی ذات اور صفات اور افعال میں گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہنچ گئے پیدا ہو گئے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 226)

---

❽ قارئین کرام محدثین اور شارحین حدیث کے نزدیک جہاں جہاں پر لفظ ستر، بہتر، تہتر یا تیس وغیرہ آیا ہے اس سے مراد گنتی کی تحدید نہیں بلکہ کثرت ہوتی ہے۔ ہم جب بھی قادیانیوں کے سامنے یہ روایت پیش کرتے ہیں تو وہ بھی فوراً اس سے مراد کثرت کو ہی بتاتے ہیں لیکن جب وہ حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ان تیس کذابوں اور دجالوں کا ذکر کیا ہے جو یہ گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں اور ان کذابوں اور دجالوں میں جب ہم مرزا قادیانی کو شامل کرتے ہیں تو فوراً وہ اس حدیث میں تیس کے لفظ سے کثرت مراد کی بجائے گنتی کی تحدید کر دیتے ہیں جو ان کا دوہرا معیار ہے۔ یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ اگر قادیانی اس حدیث میں تیس کے لفظ کی تحدید کرنے پر ہی مصر ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ کذاب اور دجال اسم مکبر ہیں نہ کہ اسم مصغر یعنی اس سے مراد وہ مدعیان نبوت ہیں جن کا سلسلہ آگے چلا۔

انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے نام درخواست میں آنجہانی مرزا قادیانی اپنا اور اپنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا قادیانی) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلتا جاتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید)

محترم قارئین! اب دیکھیے کہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق تو امت تہتر فرقوں پر مشتمل ہے اور ان تہتر میں سے ایک ناجی جماعت ہوگی اور بہتر گمراہ ہوں گے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے برعکس تمام تہتر فرقوں کو نہ صرف پلید قرار دے رہا ہے بلکہ ایک نئے چوہترویں فرقے کی بنیاد رکھ رہا ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک اور جگہ پر اپنی جماعت کو فرقہ جدیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی ۔۔۔۔۔ اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مرجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز

عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیر خواہ پاوے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔''

(اشتہار'' بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبال'' مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 195 تا 197)

قارئین کرام! امت مسلمہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ کہے کہ اسے مکہ اور مدینہ میں امن اور سکون نہیں ملتا کیونکہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہی کہ

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

(سورہ آل عمران: ۹۷،۹۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آجاتا ہے۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً سورہ النحل: ۱۱۳)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اللہ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے۔ جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے (اور) اطمینان نصیب ہے۔

محترم قارئین! اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین لکھتا ہے کہ

''اس جگہ بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔''

اللہ تعالی قرآن کریم میں مکہ شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝ (سورہ التین: ۴)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اس امن والے شہر (مکہ) کو بھی [1]

لیکن مرزا قادیانی اس کے برعکس لکھتا ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

محترم قارئین! جس طرح اسلام کے دو حصے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اپنے مذہب کے دو حصے بیان کیے ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا اور یا محمد (ﷺ) کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد

[1] (نوٹ) محترم قارئین! مکہ مکرمہ کی حرمت اور امن والا شہر ہونے کے بارے میں جو بھی آیات پیش کی گئی ہیں ان کے نمبر تفسیر صغیر کے اعتبار سے دیے گئے ہیں کیونکہ اس میں ہر سورۃ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی بطور آیت پیش کر کے ایک آیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔

قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 110 از بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

اسی طرح قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

"غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت کو بیاہ لا سکتا ہے مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لا سکتا ہے، مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی ۔۔۔۔۔ حضور (مرزا صاحب قادیانی) فرماتے ہیں:

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے، بلکہ اس میں فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیے۔ اگر ملے تو لے لو، بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔ (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۲۰ء)۔"

(اخبار الفضل قادیاں مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

مزید قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں بشیر الدین محمود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ایک شخص کے سوالات کے ۔۔۔۔۔ حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھے۔

سوال: کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے، چندہ بھی دیتا ہے، تبلیغ بھی کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریحی کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی دینا جائز نہیں۔ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں میں سے ہو

سکتا ہے؟

جواب: جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔

سوال: جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھاوے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال: کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کی شادی میں مدعو ہو سکتا ہے؟

جواب: ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸۸ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء)

قارئین کرام! قادیانیوں نے پہلی بار مسلمانوں سے اپنی الگ شناخت باؤنڈری کمشن کے سامنے 1946 میں ظاہر کی جس کی بنیاد پر ضلع گورداسپور انڈیا کا حصہ بنا اور کشمیر کو انڈیا سے ملانے کے لیے انڈیا کو واحد زمینی راستہ ملا اس کی تفصیل پیش کرنے سے پہلے آپ کے سامنے تحریک پاکستان میں قادیانیوں کے کردار پر چند حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ قادیانیوں کا دوسرے خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بیٹے بشیر الدین محمود کا ایک بیان ان کے آفیشل اخبار الفضل میں 1944 کو کچھ یوں شائع ہوا کہ

> ''پس مسیح موعود کا ایک الہام ہے آریوں کا بادشاہ۔ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے آریوں کے بادشاہ نہ

کہلاتے اس لیے بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں جس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں کبھی نہیں بن سکتا۔"

(بیان بشیر الدین محمود الفضل 8 جون 1944)

اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان بن بھی گیا اور قائم و دائم بھی ہے بشیر الدین محمود کی طرف سے الہام کی تشریح کے مطابق مرزا جی کے الہام آریوں کا بادشاہ کو جھوٹا ثابت کر کے مرزا جی کے منہ پر کالک مل گیا خیر آگے بڑھتے ہیں بشیر الدین محمود کا ایک اور بیان ملاحظہ کریں جو 5 اپریل 1947 کے الفضل میں "اکھنڈ ہندوستان" کے عنوان سے اس طرح موجود ہے کہ

"ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لیے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔"

(بیان بشیر الدین محمود الفضل 5 اپریل 1947)

آیئے مزید آگے بڑھتے ہیں قادیانی اخبار الفضل مئی 1947 کے ایک اور شمارے میں بشیر الدین محمود کا ایک بیان کچھ اس طرح شائع ہوا کہ

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے

لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ بھی دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت ہوتا ہے جب کوئی چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

(الفضل 16 مئی 1947 صفحہ 2)

قارئین کرام! اب آپ باونڈری کمشن کے سامنے پارسیوں کی طرح قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں سے الگ شناخت کے مطالبے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ 13 نومبر 1946 کے الفضل میں قادیانیوں کے اس وقت کے خلیفہ بشیر الدین محمود کا بیان کچھ یوں شائع ہوتا ہے کہ

''گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے اور ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرنا چاہتی اور کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے اس کے مقابلہ میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سنٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے میں نے دہلی میں ایک انگریز افسر کو کہلا بھیجا کہ ہم شکوہ نہیں کرتے لیکن حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت غیر منصفانہ ہے انہوں نے پارسیوں کا قانونی وجود تسلیم کیا مگر احمدیوں کا نہیں حالانکہ تم ایک ایک پارسی لاؤ میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا چلا

جاؤں گا صرف اس لیے کہ ہماری جماعت بولتی نہیں اور ہماری جماعت دوسروں کی طرح لڑتی نہیں ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس نے کہا ہم آپ کی جماعت کو ایک مذہبی جماعت سمجھتے ہیں۔ میرے نمائندے نے اس کو جواب دیا بے شک ہم ایک مذہبی جماعت ہیں مگر کیا ہم نے ہندوستان میں رہنا ہے یا نہیں اور کیا ہندوستان کی سیاست کا اثر ہم پر نہیں پڑتا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ کیا پارسی مذہبی جماعت نہیں اور عیسائی مذہبی جماعت نہیں ان کے آدمی پارسی اور عیسائی کر کے لیے گئے ہیں یا کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کر کے۔"

(الفضل 13 نومبر 1946)

قارئین کرام! یہ تھا قادیانیوں کا عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ تشخص کا مطالبہ جسے 1974 میں پاکستانی پارلیمنٹ نے پورا کیا ویسے بھی کسی بھی مہذب ملک کی پارلیمنٹ اور دیگر ادارے کسی کو اپنے ملک کے کروڑوں لوگوں کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس حوالے سے تو تعذیرات پاکستان کی دفعہ 419 اور 420 بالکل واضح ہیں جن میں ہر طرح کے فراڈ اور دھوکہ دہی پر سزا مقرر کی گئی دفع 419 میں تو اس پر بھی سزا ہے کہ کوئی انسان اپنا آپ چھپا کر کسی دوسری شخصیت کے طور پر خود کو ظاہر کرے۔

قارئین کرام! آپ سوچتے ہوں گے کہ قادیانی لوگوں کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں آیئے ہم آپ کو قادیانیوں کی دھوکہ دہی کا دیدار کرواتے ہیں۔

جو بھی قادیانی مرزا غلام قادیانی کو اس کے تمام دعووں میں سچا جانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کو بھی "کن فیکون" کی صفت کا حامل مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اسے الہام ہوا کہ

إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَادتَ شَيْئاً أَن تَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 527)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنا یہ الہام سورۃ یسین کی آیت نمبر 82 اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ میں لفظی تحریف کرتے ہوئے تراشا ہے۔

اسی طرح کوئی بھی قادیانی آپ کو نہیں بتائے گا کہ ان کے خدا کے نام یلاش، کالا اور کالو بھی ہیں اور ان کا خدا کھا جانے والی آگ بھی ہے۔ اور مرزا قادیانی کا خدا اس کے بقول چوروں کی طرح پوشیدہ آتا ہے۔

قارئین کرام! قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو کلمہ میں محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا قادیانی کو بھی مانتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے بذات خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

> ''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع

نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ

حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تا کہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیاں میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم فرمایا تھا۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکا میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کے الفاظ ادا کرتا ہے تو ان کے نزدیک اس سے مراد صرف نبی آخر الزمان علیہ السلام ہی نہیں ہوتا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ثابت کر آئے ہیں۔

آیئے! مزید قادیانی کلمہ کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل تحریر کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

''ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی ومارئی اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے جو اشاعت

اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

محترم قارئین! قادیانیوں کے اخبار الفضل 26 فروری 1924 کے شمارے میں میثاق النبیین کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں قصیدہ لکھا گیا جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ اگر ان کی زندگی میں مرزا غلام احمد کادیانی بطور مسیح موعود آ جائے تو ان سب کو بھی مرزا غلام احمد کادیانی پر ایمان لانا ہوگا۔

یہ اتنا بڑا کفر ہے کہ جس کی مثال ملنا محال ہے حالانکہ وہ عہد نبی کریم علیہ السلام کے بارے میں تمام انبیاء کرام سے لیا گیا ہے اور اسی عہد کی پاسداری کا عملی مظاہرہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہوگا لیکن امت مرزائیہ نے ان قرآنی آیات اور میثاق النبیین کا مصداق مرزا غلام احمد کادیانی کو قرار دیا ہے آیئے اب اس قصیدے کے اشعار بھی ملاحظہ کریں۔

لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد لیا حق نے مصطفےٰ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک وہ امت کا موعود آیا
وہ میثاق ملت کا مقصود آیا
کریں اہل اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبداً شکورا

محترم قارئین! قاضی ظہور الدین اکمل نامی شخص نہ صرف ایک شاعر تھا بلکہ مرزا غلام احمد کادیانی کا دست راست بھی جو مرزا غلام احمد کادیانی کی شان میں مدح سرائی بھی کرتا رہا اس نے ایک نظم لکھی جس کے چند اشعار یہ تھے

محمدؐ اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے کادیاں میں

ان کفریہ اشعار پر مبنی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اس کے سامنے پڑھی گئی جس پر سرزنش کرنے کی بجائے مرزا قادیانی نے جزاک اللہ کہا جب اسمبلی میں مرزا ناصر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس نے سرے سے ہی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھے جانے سے انکار کر دیا حالانکہ یہ نظم 25 اکتوبر 1906 کے قادیانی اخبار البدر میں بھی شائع ہوئی اور 22 اگست 1944 کے قادیانی اخبار الفضل میں قاضی اکمل کا بیان موجود ہے کہ یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھی گئی اور اس نے سن کر جزاک اللہ کہا

قارئین کرام! اسی طرح قادیانی کلٹ میں مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو نبی ﷺ کے صحابہؓ کا درجہ دیتے ہیں اور قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نور دین کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بشیر الدین محمود کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی کی بیوی نصرت بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دیتے ہیں۔

محترم قارئین! اسی طرح قادیانیوں کے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد قادیاں میں موجود ان کی عبادت گاہ ہے۔ اور قادیاں کا جلسہ ان کا ظلی حج ہے اور اس جلسے میں شریک ہونا نفلی حج سے بہتر ہے۔ یہ ساری باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ آپ کے سامنے قادیانی لٹریچر سے حوالہ جات پیش کرتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتا ہے کہ

''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارك. ومبارك كل امر مبارك يجعل فيه اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا ہے، قرآن شریف کی آیت بار کنا حوله کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ)

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21)

پھر مزید لکھا کہ

"والمسجد الاقصى المسجد الذى بناه المسيح الموعود في القاديان."

یعنی مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود نے بنایا۔''

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید وضاحت کے ساتھ لکھتا ہے کہ

''معراج میں جو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ وہی ہے، جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22)

اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 97 میں بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہو گیا، اس کے لیے امن ہے۔ مرزا قادیانی اس آیت کو قادیان میں اپنی عبادت گاہ پہ چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

''اس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا منجملہ ان کے ایک عظیم الشان الہام ہے ---------- فِیْهِ بَرَکَاتٌ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا''

(تذکرہ صفحہ 83 طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352)

محترم قارئین! اس ضمن میں تو حوالہ جات اور بھی کافی سارے موجود ہیں لیکن آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی شعروشاعری پر مبنی کتاب درثمین سے ایک حوالہ پیش کر کے بات آگے بڑھاتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی کا شعر ہے کہ

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے
وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

مرزا بشیرالدین اپنی کتاب انوار العلوم جلد ۱۲ میں بعض اہم اور ضروری امور کے عنوان سے لکھتا ہے کہ

''حالانکہ خود انہوں (غیر مبائعین لاہوری گروہ) نے فتویٰ دیا ہوا ہے کہ قادیاں مکہ ہے جب اختلاف پیدا ہوا تو غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو بناء قرار دیتے ہوئے کہ'' ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'' لاہور کو مدینہ

ٹھہرایا اور قادیاں کو مکہ۔ چنانچہ لاہور کو عرصہ تک مدینۃ المسیح لکھتے بھی رہے جب انہوں نے اپنے لئے مدینہ تجویز کر لیا تو یقیناً مکہ جہاں حج ہوتا ہے ہمیں دے چکے۔ اس وقت چونکہ انکے خیال میں فائدہ یہ کہنے میں تھا کہ قادیاں مکہ ہے تا کہ وہ لاہور کو مدینہ کہہ سکیں اس لئے انہوں نے قادیاں کو مکہ کہا لیکن اب اس (قادیاں) میں مکہ کی برکات کا ذکر کیا گیا تو اپنی ہی بات کے خلاف کہنے لگ گئے۔۔۔۔۔۔جب لاہور کو مدینہ کہنے میں انہوں نے فائدہ سمجھا اس وقت قادیاں کو مکہ کہہ دیا لیکن جب یہ کہا گیا کہ قادیاں میں خداتعالیٰ نے ایک قسم کے ظلی حج کی برکات رکھی ہیں تو اسے کفر قرار دینے لگ گئے۔"

(انوار العلوم جلد 12 صفحہ 574,575)

محترم قارئین! اب آپ پاکستانی آئین کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا کہتا ہے اور پاکستانی آئین و قانون قادیانیوں پر کون کونسی پابندیاں عائد کرتا ہے۔ چنانچہ پاکستانی آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ میں لکھا ہے کہ

آرٹیکل نمبر ۲۶۰

جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۰۶ کلاز نمبر ۳

صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر ۱ میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، پارسیوں اور قادیانیوں یا شیڈول کاسٹس کے لئے اضافی نشستیں ہونگی۔

اس ترمیم کے بعد بھی توہین آمیز قادیانی سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہو سکی، جذبات کی آگ پھر بھڑکنے والی تھی کہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء مندرجہ ذیل آرڈی ننس جاری کیا گیا۔

آرڈی ننس

قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈی ننس

ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔ ہر گاہ کہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری کاروائی کے متقاضی ہیں لہٰذا پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تعمیل میں اور ان تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اس سلسلے میں انہیں حاصل ہیں صدر پاکستان حسب ذیل آرڈیننس وضع اور نافذ کرتے ہیں۔

1۔ مختصر عنوان اور آغاز

(ا) اس آرڈی ننس کا نام قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا ارتکاب (ممانعت وسزا) آرڈی ننس ۱۹۸۴ء ہوگا۔

(ب) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

2۔ عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے استرداد کا آرڈی ننس

اس آرڈی ننس کی دفعات / عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے علی الرغم نافذ ہونگے۔

حصہ دوم:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۸۶۰)

۳۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) میں نئی دفعات ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) کے باب پندرہ میں دفعہ ۲۹۸ (ا) کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۹۸ ب بعض مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لئے مخصوص القاب و آداب صفات وغیرہ کا غلط استعمال

۱۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے

ا۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے کسی خلیفہ یا صحابی کے سوا کسی اور شخص کو "امیر المومنین" "خلیفۃ المومنین" "صحابی" "رضی اللہ عنہ"

ب۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے افراد خاندان (اہل بیت) کے سوا کسی اور کو "اہل بیت" یا

ج۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے پکارے گا، یا اس کا حوالہ دے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

۲۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا شکل کو "اذان" سے موسوم کرے گا یا مسلمانوں کے طریقے کے مطابق اذان کہے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا، نیز جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

۲۹۸ ج۔ قادیانی گروہ وغیرہ کا اپنے آپ کو مسلم کہلانے، اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے یا نشر واشاعت کرنے والا شخص

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص اپنے آپ کو بلاواسطہ یا بالواسطہ ''مسلم'' کہلاتا ہے، یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا ظاہر کرتا ہے، یا دوسروں کو تقریر، تحریر یا واضح علامت یا کسی بھی طریقے سے دعوت دیتا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا یا جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

قارئین محترم! یہ تمام دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے آپکو اور اپنی جماعت کو امت مسلمہ سے باہر نکالا ہے نہ کہ پاکستانی پارلیمنٹ نے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر مرزا قادیانی کے فیصلے کی توثیق کی ہے اور قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے اور کچھ نہیں۔ جب قادیانی جماعت نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا شروع کیا اور برملا تمام اسلامی اصطلاحات کو مرزا قادیانی اور اس کے خاندان اور ساتھیوں کے لئے استعمال کرنا شروع کیا تو اس پر پاکستانی پارلیمنٹ نے قانون سازی کی یہی وجہ ہے کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی جماعت ہو یا ان کا لاہوری گروپ یہ دونوں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کسی بھی قادیانی کو شعائر اسلام کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ اگر کوئی قادیانی یا لاہوری ایک مرتبہ شعائر اسلام کو اپنے یا اپنی جماعت کے لیے استعمال کرے گا تو اسے کم از کم تین سال قید بامشقت گزارنا ہوگی۔ اسی لیے یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ یہ کتاب نہ صرف آئین پاکستان کے مطابق ہے بلکہ پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے دفاع میں لکھی گئی ہے اور مؤلف کی طرف سے اسی طرز پر مزید کتب بھی لکھی جا چکی ہیں تاکہ عوام الناس کو قادیانیوں کے بارے میں اصل حقائق سے آگاہی ہو سکے اور کل کلاں کوئی اور پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو شکوک شبہات کا

کا شکار کرنے کی ناکام کوشش نہ کر سکے۔ جیسے ہی ان کتب کی اشاعت کے لئے وسائل میسر آئے ان شاء اللہ وہ بھی شائع کر دی جائیں گی۔ وہ کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔ مقام رب العالمین اور حقیقت قادیانیت
۲۔ مقام انبیاء علیہم السلام اور حقیقت قادیانیت
۳۔ مقام قرآن وحدیث اور حقیقت قادیانیت
۴۔ مقام حرمین شریفین اور حقیقت قادیانیت
۵۔ ظل بروز کی حقیقت
۶۔ قادیانیت حقائق کے تناظر میں
۷۔ قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل
۸۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے متعلق ''مؤلف پاکٹ'' بک ملک عبدالرحمن خادم کی علمی بددیانتیاں
۹۔ منصف مزاج قادیانیوں سے چند سوالات
۱۰۔ قادیانی پمفلٹ'' بانی جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری'' کا تحقیقی جائزہ
۱۱۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار اور ان کا انجام
۱۲۔ مرزا قادیانی کا عقیدہ فقہی مسلک ایک اشکال کا ازالہ
۱۳۔ غلطی کا ازالہ یا قادیانی مغالطے
۱۴۔ صراط مستقیم
۱۵۔ بندہ مسلم بنا تو سہی اور کافری کیا ہے؟
۱۶۔ اربعین تقوی
۱۷۔ تحقیق وتخریج اور اضافہ ''مقدس رسول ﷺ'' ازمولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ
۱۸۔ تحقیق وتخریج و اضافہ ''قادیانیت'' ازعلامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند گذارشات مصنف کے بارے میں

تحریر: مولانا عبدالصمد معاذ حفظہ اللہ

محترم عبید اللہ لطیف حفظہ اللہ، شیوخ الحدیث اور علماء اہلحدیث کے حوالہ سے ملک بھر میں معروف گاؤں موضع 36 گ ب، ستیانہ بنگلہ ضلع فیصل آباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ صغرسنی میں ہی یتیمی کے صدمہ سے دوچار ہوئے۔ والدہ اور چھوٹے بہن بھائیوں کی کفالت کی ذمہ داری نے زیادہ تعلیم کے حصول کی اجازت نہ دی۔ لہٰذا تبھی سے کپڑے کے کاروبار میں مشغول ہیں۔ کبھی اپنا کاروبار، کبھی ملازمت بس یونہی نشیب وفراز سے عبارت زندگی گزار رہے ہیں۔

مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں، اکثر وبیشتر فراغت میں قریبی علماء کی ذاتی لائبریریز میں پائے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی انکی ذاتی لائبریری تین ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے، جس میں کثیر تعداد میں اصل قادیانی کتب مجلد شکل میں موجود ہیں۔ خود بھی قادیانیت کا خوب مطالعہ کئے ہیں۔ یہاں تک کہ خود انکے بقول ایک وقت میں خود قادیانی مذہب کے بارے میں نرم گوشہ پیدا ہو گیا تھا ممکن تھا کہ قادیانیت اختیار کر لیتے۔ مگر اللہ تعالی نے کرم فرمایا اور اس فتنہ سے محفوظ رہے۔

اس سے یہ ہوا کہ ہمیں یہ بیقرار روح، تحفظ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے میدان میں ایک مجاھد کی صورت میں نظر آ رہی ہے۔

عبید اللہ لطیف صاحب اخبارات میں کالم نگاری کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ مختلف قومی وغیر ملکی جرائد واخبارات اور ویب سائیٹس میں اب تک تحفظ عقیدہ ختم نبوت، رد قادیانیت، حالات حاضرہ اور اصلاح معاشرہ کے عناوین پر سینکڑوں کی تعداد میں ان کے کالم شائع ہو چکے ہیں۔ مشرف دور

حکومت میں ایک کالم کی اشاعت پر بغاوت کے مقدمے کا سامنا بھی کر چکے ہیں۔

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے میدان میں یوٹیوب پہ موصوف کے بیسیوں لیکچرز دستیاب ہیں۔مختلف چینلز کے لائیو پروگرامز میں لیکچرز دیتے رہتے ہیں۔سوشل میڈیا کے معروف فورم ''فیس بک'' پر سینکڑوں کالم اپلوڈ کر چکے ہیں اور ہمہ وقت رد قادیانیت اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے لئے عملی طور پر میدان عمل میں مشغول رہتے ہیں۔فیس بک اور وٹس ایپ پر کئی ہی قادیانی مربی حضرات کے ساتھ اکثر و بیشتر مناظروں میں مشغول رہتے ہیں۔

تصنیفی میدان میں عقیدہ تحفظ ختم نبوت ﷺ اور اصلاح معاشرہ کے موضوعات پر چھوٹی بڑی 19 کتب لکھ چکے ہیں جن میں اب تک چار شائع ہو چکی ہیں۔شائع ہونے والی کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

1-قادیانی ظل و بروز کی حقیقت۔

2۔مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت

3۔مقام قرآن وحدیث اور فتنہ قادیانیت

4۔قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل

ان کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی تصنیف ''مقدس رسول ﷺ'' کی تحقیق و تخریج کر چکے ہیں۔اسی طرح علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کی تصنیف ''القادیانیۃ'' کی تحقیق و تخریج کر چکے ہیں۔

محترم عبید اللہ لطیف صاحب ختم نبوت ریڈرز کلب پاکستان کی طرف سے عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دینے پر ڈاکٹر بہاء الدین ایوارڈ 2020ء بھی حاصل کر چکے ہیں۔اب تک ان کی دعوتی مساعی سے 22 نوجوان جو مرتد ہو چکے تھے دوبارہ اسلام قبول کر چکے ہیں اور دو نوجوان جو جدی پشتی قادیانی تھے اسلام قبول کر چکے اور بیسیوں نوجوان جو مرتد ہونے کے قریب

تھے اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

اب تک ان کی جو کتب شائع ہو چکی ہیں ان کی فہرست اوپر دے دی گئی ہے۔ان کے علاوہ جو کتب تحریر کی ہیں اور وسائل کی عدم دستیابی کے باعث ابھی تک شائع نہیں کروا سکے درج ذیل ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی عبید اللہ لطیف صاحب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر بروز آخرت ذریعہ نجات بنائے آمین

۱۔مقام انبیاء علیہم السلام اور حقیقت قادیانیت

۲۔مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت

۳۔مقام حرمین شریفین اور حقیقت قادیانیت

۴۔قادیانیت حقائق کے تناظر میں

۵۔مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ کے متعلق ''مؤلف پاکٹ'' بک ملک عبدالرحمٰن خادم کی علمی بد دیانتیاں

۶۔ منصف مزاج قادیانیوں سے چند سوالات

۷۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار اور ان کا انجام

۸۔قادیانی پمفلٹ'' بانی جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری'' کا تحقیقی جائزہ

۹۔مرزا قادیانی کا عقیدہ فقہی مسلک ایک اشکال کا ازالہ

۱۰۔مرزا قادیانی کی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' کا تحقیقی جائزہ

۱۱۔صراط مستقیم

۱۲۔بندہ مسلم بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

۱۳۔اربعین تقوی

۱۴۔مقام حدیث اور قادیانیوں کا نظریہ حدیث و اصول حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ اوّل

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الرسل و خاتم النبيين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان الى يوم الدين،

امابعد

امت مسلمہ قرون اولیٰ سے تا ہنوز اس بات پر متفق رہی ہے کہ سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب و دجال ہے اور وہ کیوں متفق نہ ہوتی جبکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد جتنے مدعی نبوت ہوں گے وہ سب کذاب و دجال ہوں گے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر غلام احمد قادیانی دجال تک سب اس نبی پیشگوئی کا مصداق ہیں مگر غلام احمد قادیانی کو ان سب پر اس اعتبار سے تفوق حاصل ہے کہ وہ بہت بڑا بدزبان، بداخلاق، بدقماش، بدقمار، بدتمیز، بدچلن، بداندیش، بدباطن تھا اور اسے اس لحاظ سے بھی یہ ''شرف'' حاصل تھا کہ سچی اور جھوٹی نبوت کے دعویداروں میں کوئی ایسا دعویدار نہیں ہوا جس نے ایک کافر حکومت کے زیر سایہ دعویٰ نبوت کیا ہو اور اس کی حمایت اور تائید میں اور اس کی وفاداری میں بہر نوع اس کی نصرت اور مدد کی ہو حتی کہ اس کی مدح سرائی میں کتابیں اور اشتہارات لکھ لکھ کر پچاس الماریاں بھرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

اس غلام احمد قادیانی کی بدزبانی و بدکلامی کا اندازہ کیجئے کہ نہ اس کی زبان سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کا تقدس، نہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ، نہ دیگر انبیائے کرام علیھم السلام بالخصوص سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ناموس محفوظ رہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اس کی یاوا گوئی، علمائے امت بالخصوص شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی، حضرت مولانا رشید احمد

گنگوہی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالحق غزنوی، اور مولانا عبدالرحمٰن لکھوی، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دیگر علمائے کرام رحمہم اللہ کے بارے میں اس کی ننگی گالیاں جنہیں نقل کرتے ہوئے قلم کو پسینہ آتا ہے۔ غلام احمد قادیانی کی انہی بدکلامیوں کے تناظر میں شیخ الاسلام فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم فرمایا کرتے تھے

میرے ''محبوب'' کے دو ہی نشاں ہیں
زباں پہ گالیاں مجنوں سی باتیں

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اس کی یاوہ گوئیوں کو محترم جناب عبیداللہ لطیف صاحب حفظہ اللہ نے زیر نظر کتاب ''مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت'' میں جمع کر دیا ہے۔ محترم موصوف کی قادیانی لٹریچر پر وسیع نظر ہے اور وہ اس حوالے سے متعدد رسائل لکھ چکے ہیں جن میں سے بعض زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں اور بعض مستقبل قریب میں ان شاء اللہ شائع ہوں گے۔ محترم عبیداللہ لطیف صاحب نے ''مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت'' میں یہ بھی مدلل طور پر ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت جہاں دائرہ اسلام سے خارج ہے اور وہ خود اپنے آپ کو ایک مستقل امت قرار دیتے ہیں وہاں اس بات سے بھی خبردار کیا ہے کہ یہ ملعون و مردود گروہ اسلام کے ہی نہیں پاکستان کے بھی مخالف تھے اور اب بھی مخالف ہیں۔ گویا یہ اسلام کے ہی غدار نہیں ارض پاک کے بھی غدار ہیں اور ان کی تمام تر وفاداریاں انگریز اور حکومت برطانیہ سے وابستہ ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور جویندگان حق کو اس سے صراط مستقیم کی رہنمائی کا ذریعہ فرمائے۔ ''عقیدہ ختم نبوت'' کی چوکیداری کی توفیق بخشے اور اس فریضہ کو اخلاص سے نبھانے میں بہر نوع مدد فرمائے آمین یارب العالمین۔

خادم العلم والعلماء

ارشاد الحق اثری

06/02/2021

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ دوم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام کا سلسلہ ذھبیہ جاری کیا اور اس سلسلے کی آخری کڑی سیّد الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور آپ پر ایمان لانے والے پاکباز و پاک طینت گروہ کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے جنہوں نے اسلام کا کلمہ قبول کر لینے کے بعد آپ کے لائے دین کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے علم جہاد بلند کیا اور دنیا کے تختے پر اسلام کا علَم لہرا دیا اللہ رب العالمین نے انہیں اپنی رضامندی اور محبت کا سرٹیفکیٹ عطا کیا کہیں انہیں مفلحون اور راشدون کہا اور کہیں صادقون وصالحون کی صفات عالیہ سے نوازا۔قرآن حکیم ان کی امانت و دیانت، شجاعت و بہادری، جرأت و بسالت اور صداقت کی گواہی دیتا ہے۔اس بابرکت دور کے گزرنے کے بعد کئی جھوٹے دغاباز لوگ اور گروہ پیدا ہوئے جنہوں نے ختم نبوت کے لئے بھی چور دروازے کھولے اور اسلامی اصطلاحات میں بھی تغیر وتبدل کیا ان ہی ملعونین میں سے متنبی قادیاں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت ضلالت بھی ہے۔جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے اجراء کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح اپنے ماننے والوں کو اصحاب قرار دیا ہے اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اہانت کا ارتکاب کیا زیرنظر کتابچہ میں محترم بھائی عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ نے "مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت" کے عنوان پر انہیں کی کتب سے کلام کیا ہے۔اگرچہ موصوف باقاعدہ

دینی علوم سے بہرہ ور نہیں ہیں لیکن اپنے ذاتی مطالعہ کی بنا پر انہوں نے یہ مواد جمع کیا اور قادیانی کتب سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قادیانیوں کی ہرزہ سرائی کو اکٹھا کیا تا کہ عوام الناس ان کے مکروہ چہرے سے آگاہ رہیں اور ان کے دامن تزویر سے وابستہ نہ ہوسکیں اللہ رب العالمین ان کی اس کاوش کو قبول کرے۔ اور انہیں اہل علم کے پاس بیٹھ کر دین کی بنیادی اور اصولی تعلیم سے بھرپور فائدہ اٹھالینا چاہئے اس لئے کہ بسا اوقات انسان دینی اصول وضوابط سے کما حقہ آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے جادہ مستقیم سے ہٹ سکتا ہے لہٰذا ایسے کام کرنے کے ساتھ ہمارا مشورہ یہ بھی ہے کہ فیصل آباد میں بھی کتنے اکابر علماء موجود ہیں ان سے مستفید ہوں۔

اللہ رب العزت ان کی کاوشوں کو بروئے کار لا کر ان کے لئے نجات کا وسیلہ و ذریعہ بنائے آمین یارب العالمین۔

خویدم العلم وأهله

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

مرکز الشیخ حماد حمید الزایدی القیتبی

سبزہ زار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ سوم

الحمد للہ و کفٰی و سلام علٰی سید الرسل و خاتم الانبیاء۔ اما بعد!

ہمارے واجب الکریم جناب عبیداللہ لطیف بانی خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے لکھنے پڑھنے کا ذوق ودیعت فرمایا ہے۔ رحمت عالم ﷺ کے امتیازی وصف ''خاتم النبیین'' کے آپ پاسبان ہیں۔ سارقین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف آپ کے رشحات قلم پہلے بھی منصۂ شہود پر آئے ہیں۔ اب آپ نے تازہ کتاب ''مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت'' مرتب کی ہے۔ اس عنوان پر انتہائی ضروری اور اہم معلومات اس میں جمع کر کے کتاب کو ہمہ جہت جامع بنادیا ہے۔ فقیر راقم نے اسے جستہ جستہ بعض مقامات سے دیکھا ہے۔ جس سے دلی راحت اور طبعی انبساط و سرور محسوس کیا ہے۔ حق تعالیٰ ان کی سائی کو مشکور اور کوششوں کو مبرور فرمائیں۔

آمین بحرمة النبی الکریم!

والسلام!

فقیر اللہ وسایا......۲؍صفر الخیر ۱۴۳۹ھ

خادم: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف چند

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

فتنہ قادیانیت یوں تو برصغیر کے مسلمانوں تک تقریباً پچاس سال تک اپنے مربی اور مددگار انگریز حکومت کی مدد اور آشیر باد سے پھیلتا پھولتا رہا لیکن گذشتہ تیس سالوں سے ان حضرات نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پوری دنیا کے سامنے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنے آپ کو منظم کیا ان کے مغربی معاشرے میں قابل قبول ہونے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے مغربی معاشرے کے طاغوت کے مقابل میں کھڑا ہونے کی بجائے اسے ایک رحمت اور مددگار کے طور پر قبول کرلیا۔ مرزا غلام احمد چونکہ اپنی دعوت کے آغاز سے ہی تصور جہاد کے خلاف تھے اس لئے اسے انگریز کی بلا شرکت غیرے سرپرستی میسر آگئی۔ 9/11 کے بعد مغرب کو بھی ایسے ہی اسلام کی ضرورت تھی جو ان کی اقدار، روایت، کلچر اور بالادستی کے سامنے سرنگوں کردے۔ یہ کام انہوں نے بخوبی انجام دیا یہی وجہ ہے کہ آج مغرب ان کو ''حقیقی اسلام'' کہتا ہے اور ان کے ظلم اور تشدد کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کو دہشت گرد کہہ کر دبا دیا جاتا ہے۔

1974ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد پاکستان میں بھی ایک طبقہ انہیں مظلوم ثابت کرتا رہا دوسری جانب دینی طبقے نے بھی ان کے رد میں کئے جانے والے علمی کام کو روک لیا کہ اب مقصد پورا ہو گیا لیکن یہ سب خفیہ طور پر منظم ہوتے رہے اور مظلومیت کے پردے میں اسلام کی جڑیں کاٹتے رہے۔ جناب عبیداللہ لطیف کی دونوں کتابیں ''مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت'' اور ''قادیانی ظل اور بروز کی حقیقت'' بڑے عرصے کے بعد رد قادیانیت کے سلسلے میں

بہت بڑا کام، زبان خوبصورت، طرز بیاں دلنشین اور مواد تو علم کا ذخیرہ ہے۔ عبیداللہ لطیف کا یہ کام اس جدید دور میں فتنہ قادیانیت کے بارے میں غلط معلومات کے خاتمے کا باعث بنے گا اور امت مسلمہ کو ان کی خطرناک چالوں سے آگاہ کرے گا۔ ان شاءاللہ

اوریا مقبول جان

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمارے لئے معیار ایمان ہیں۔ نبی مہربان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

میری امت میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد متصل ہوں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد متصل ہوں گے عمران بیان کرتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے قرن کے بعد دو مرتبہ قرن فرمایا تھا یا تین مرتبہ۔ پھر ارشاد فرمایا تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بغیر طلب وخواہش کے گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے اور امین نہ بنائے جائیں گے۔ وہ نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کریں گے اور یہ لوگ بہت فربہ ہوں گے۔

(بخاری باب "ومن صحب النبی ﷺ أو رآه من المسلمین فهو من اصحابه:3652)

قرآن مجید اللہ رب العزت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا (سورۃ البقرہ 27)

اگر تمہارا ایمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسا ہوا تو ہدایت پر ہو گے۔

گویا کہ اللہ تعالی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کو بطور سیمپل اور نمونہ ہمارے لئے پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ کی جملہ احادیث ہم تک صدوق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے ہم تک منتقل ہوئیں۔صحابہ کرام کی عدالت اور ان کی صداقت ہر قسم کے شکوک شبہات سے بالاتر ہے۔ چنانچہ جرح وتعدیل کی تمام کتابوں اور کڑیوں میں ہر راوی پر بحث ہوتی ہے لیکن جب یہ بات صحابہ کرامؓ تک پہنچ جاتی ہے اس کے بعد جرح کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ کی زندگی کا مشاہدہ کیا اور آپ ﷺ کے اسوے کو ہم تک منتقل فرمایا۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے مختلف ادوار اور پہلوؤں کو صحابہ کرامؓ کے ذریعے سمجھا، جانا اور پہنچانا۔

حضرت ابوبکر صدیق ، حضرت عمر فاروق ، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے قریبی رفقاء بھی تھے، آپ ﷺ کے اعزہ واقارب بھی ہیں اور آپ ﷺ کے خلفاء بھی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کے دین کی نشر واشاعت کے لئے کلیدی کردار ادا کیا۔لیکن تأسف کا مقام یہ ہے کہ تمام باطل گروہ جو دین سے برگشتہ ہوتے ہیں ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذات کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس تنقید کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی احادیث اور آپ ﷺ کی سنن مبارکہ کا جو ذخیرہ ہم تک منتقل ہوا ہے اس کے راستے میں کسی نہ کسی طرح کوئی رکاوٹ کھڑی کی جائے تاکہ سارے کا سارا دین مشکوک ہو سکے۔ بالکل یہی کام قادیانیوں نے اور ان کے جھوٹے نام نہاد مذہب کے بانی غلام احمد قادیانی نے بھی کیا۔اس نے سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروق اعظمؓ اور اسی طرح اہل بیت عظامؓ کے سرگروہ اراکین کو تنقید وتضحیک کا نشانہ بنایا۔اور نبی ﷺ کے اہل بیت کے اوپر بحث کرنے کا واحد مقصد یہی تھا ان کے ذریعے ہم تک پہنچنے والی روایات کو مشکوک بنا دیا جائے صحابہ کرامؓ کے مشاجرات کے باوجود جمیع امت ان کے احترام کے اوپر متفق ہے۔ لیکن ہر بندہ اس بات کو سمجھتا ہے کہ مومن ومسلمان جتنا بھی بلند تر مقام کا حامل کیوں نہ ہو وہ کسی عام صحابیؓ کی عظمت کا بھی مقابلہ

نہیں کر سکتا جس نے چند ثانیے نبی ﷺ کی رفاقت میں گزارے ہوں۔ چنانچہ حدیث پاک کے اندر یہ بات بھی مذکور ہے کہ آگ اس چہرے کو نہیں چھو سکتی جس نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کی ہو آیئے پہلے حدیث ملاحظہ فرمائیں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ و قَالَ مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِيَ مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللَّهَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى هَذَا الْحَدِيثَ (رواہ ترمذی)

یحییٰ بن حبیب بن عربی بصری، موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری، طلحہ بن خراش، حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم (ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکے گی جس نے مجھے دیکھا ہو اور اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو، طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے کہا تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ نے اس بات کا بھی اعلان فرمادیا کہ

اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضاً بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

ترجمہ: ''اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے معاملہ میں، مکرر کہتا ہوں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے معاملہ میں، ان کو میرے بعد ہدف تنقید نہ بنانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی بنا پر اور جس نے ان سے بدظنی کی تو مجھ سے بدظنی کی بنا پر، جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے''۔

(روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور امام احمد نے اور اسکو درجہ دیا حسن کا۔)

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا بالواسطہ نبی کریم ﷺ سے بغض رکھنے کے مترادف ہے۔

ایمان، قرآن اور توحید وسنت کے براہ راست جو شاہد ہیں اگر ان کی ذاتوں کو مشکوک بنا دیا جائے تو ان کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات سے اعتماد اٹھ جائے گا یہی کام مرزا قادیانی نے کیا کہیں تو اس نے براہ راست احادیث کو تنقید کا نشانہ بنایا اور قرآن اور حدیث کے اندر دوئی پیدا کر کے اور دوئی ظاہر کر کے امت کو احادیث سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی۔ صحیح بخاری اور مسلم شریف کی احادیث کو بھی معاذ اللہ قرآن مجید سے متصادم قرار دیا۔ اس ساری کی ساری جدوجہد کا بنیادی مقصد اہل سنت کے ان عقائد کا ابطال تھا جو وہ علامات قیامت کے حوالے سے رکھتے ہیں۔ اس کا لٹریچر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ جانتا تھا علامات قیامت کے بارے میں مسلمانوں کے عقائد کی بنیاد قرآن کریم کی وہ آیات ہیں یا نبی ﷺ کی وہ احادیث ہیں جن کو صحابہ کرامؓ نے خود کانوں سے سنا تھا۔ چنانچہ جب ان کی ذاتیں مشکوک کر دی جائیں گی اور ان کی کردار کشی کر دی جائے گی تو ان

احادیث کو بھی بطور حجت اور بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکے گا۔ ستم بالائے ستم صحابہ کرامؓ سے مرزا قادیانی نے صرف اختلاف ہی نہیں کیا بلکہ ان کی شخصیت کو داغدار کرنے اور ان کے مقام، اور ان کے درجات کو گھٹانے اور ان توہین کرنے کی ناپاک جسارت بھی کی۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کہ جمیع امت کا کوئی فرد ان کے مقام کا مقابلہ نہیں کر سکتا ان کے بارے میں توہین آمیز الفاظ کہے اور ان کے بارے میں ایسی ناپاک گستاخیاں کیں کہ خود کو ان سے اعلیٰ مقام و مرتبے پر فائز ہونے کا دعویٰ کیا۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ معاذ اللہ استغفر اللہ اس کے پیروکار حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ مرزا قادیانی کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے قابل بھی نہیں جانتے۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو کہ اہل بیت میں سے انتہائی نمایاں مقام کے حامل اور انتہائی اہم شخصیت ہیں ان کی ذات کی بھی کردار کشی کی۔

سیدنا علیؓ کو ایک مجوسی عبدالرحمان بن ملجم نے شہید کیا اور شہداء کے بارے میں رب ذوالجلال قرآن مقدس میں فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم نہیں سمجھتے

(سورۃ البقرہ:154)

حضرات گرامی قدر! مرزا قادیانی قرآنی حکم کی مخالفت کرتے ہوئے حضرت علیؓ کو مردہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو''

(ملفوظات جلد اول ص 400 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ گستاخیاں قادیانی عقائد کی

گمراہی اور غلط ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جہاں پر قادیانی عقیدہ توحید کے حوالے سے مسلمانوں کے برعکس عقیدہ رکھتے ہیں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے حوالے سے بھی ان کے عقائد امت مسلمہ سے یکسر مختلف ہیں۔ اور علامات قیامت کے حوالے سے ان کا عقیدہ مسلمان امت سے بالکل جدا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی عظمت اور ان کی رفعت کے بارے میں جو تصور امت کے ہاں موجود ہے اور اہل بیت عظام، امہات المومنین اور بنات النبی ﷺ کے حوالے سے جو تصور امت کے دل میں موجود ہیں ان تمام تصورات کے بالکل برعکس غلام احمد قادیانی نے ایک ایسا تصور پیش کیا جو کسی بھی طور پر ایک مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اور سب سے بڑی گستاخی کی بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھیوں کے لئے جو خاص فقہی اور شرعی اصطلاح صحابی کے عنوان سے بیان کی جاتی ہے اس نے نعوذ باللہ یہ اصطلاح اپنے مرتد ساتھیوں کے بارے میں بھی استعمال کی اور وہی الفاظ استعمال کئے۔

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو سورۃ الاحزاب کی آیت کے مطابق امہات المومنین قرار دیا گیا ہے اس ظالم نے اپنی بدکردار بیوی کے بارے میں بھی ام المومنین کے الفاظ استعمال کئے۔ نبی ﷺ کے بعد مصلی امامت پر کھڑے ہونے والے آپ ﷺ کے نائبین خلفاء راشدین کہلائے تو اس ظالم انسان نے اپنے بعد آنے والوں اور اس کی گمراہی کی نشر واشاعت کرنے والوں بھی خلیفۃ المسلمین قرار دیا۔ صحابہ کرامؓ کے بارے میں اللہ تعالی نے رضی اللہ عنہم کے الفاظ استعمال کئے تو اس بدبخت نے اپنے مرتد اور زندیق ساتھیوں کے بارے میں بھی رضی اللہ عنہم کے الفاظ استعمال کئے۔ جس طرح شعائر اسلام کے حوالے سے قادیانیوں نے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے اور اپنی عبادت گاہوں کو مساجد قرار دیا اسی طرح انہوں نے شعائر اسلام کے اوپر ناجائز تصرف کرتے ہوئے صحابیت کی اصطلاح بھی اپنے کذاب متنبی کے رفقاء، ساتھیوں اور اس کے ہمنواؤں کے لئے استعمال کی۔ یہ تمام کی تمام باتیں یقیناً مسلمان امت کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہیں ہم تمام مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، علامات قیامت اور عقیدہ ختم نبوت

سے جہاں پر ان سے اختلاف رکھنا چاہئے وہیں صحابہ کرامؓ کی رفعت، عظمت اور مقام اور خصوصیت سے اصطلاح صحابیت کے ناجائز استعمال کے اوپر بھی گہری نظر رکھنی چاہئے تاکہ امت مسلمہ کو قادیانیوں کے جھوٹ اور دھوکے سے بچایا جاسکے۔

محترم بھائی عبیداللہ لطیف ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے اپنے قلم کو چلاتے رہتے ہیں اس حوالے سے ان کی تحریر انسانوں کے لئے اور ختم نبوت کو چاہنے والوں کے لئے ہمیشہ متاثر کن اور علمی اعتبار سے ان کے رسوخ میں اضافہ کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی عظمت کا دفاع اور اس حوالے سے منکرین ختم نبوت کے غلیظ کردار کو سامنے لانے کے لئے جس خوبصورت کاوش کو پوری محنت اور توجہ اور قادیانیوں کے اصل حوالہ جات سے مزین کر کے اور قرآن وحدیث کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے جس طرح قادیانی کفر کو اپنی اس کتاب میں واضح کیا ہے وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ ان کے احساسات، جزبات، اور تحقیق کو جتنا بھی سراہا جائے اتنا ہی کم ہے۔

میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی بھائی عبیداللہ لطیف کی کاوشوں کو قبول ومنظور فرمائے اور تادم واپسی اسی طرح کتاب وسنت کی نشرواشاعت میں مشغول رہیں اور ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری کرتے رہیں۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ))

(جامع ترمذی کتاب الرویاء رواہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

محترم قارئین! جب انگریز نے تجارت کی آڑ میں برصغیر میں داخل ہو کر مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ حکومت کا خاتمہ کر کے برصغیر پر قبضہ کیا تو برصغیر میں سلفی العقیدہ لوگوں (وہابیوں) نے انگریزوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا جس کے نتیجے میں اسے برصغیر میں قابض رہنا مشکل ہو گیا تو انگریز نے جہاں پر مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کی وہیں پر مسلمانوں میں سے ہی ایک غدار ملت مخبوط الحواس مگر انتہائی شاطر شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے اور جہاد فی سبیل اللہ جو کہ دین اسلام کی کوہان ہے کی محبت اور جذبہ جہاد کو مسلمانوں کے دلوں سے ختم کرنے کے لیے جعلی نبی کے طور پر پروان چڑھایا یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف جہاد فی سبیل اللہ کی بھرپور مخالفت کی بلکہ انگریز کی اطاعت کو ایمان کا جزو اور کفار کے خلاف جہاد وقتال کو منسوخ قرار دیا اور مرزا قادیانی نے واضح طور پر لکھا کہ

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 196 طبع چہارم)

مزید مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں''

(تریاق القلوب ص 28-27 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 15 ص 155)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی انگریز گورنر کے نام خط میں یوں رقمطراز ہے کہ

''صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار' جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چھٹیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے کوئی فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم ص 198 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

محترم قارئین! جس طرح اسلام کے دو حصے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اپنے مذہب کے دو حصے بیان کیے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

مرزا قادیانی کی درج ذیل تحریر سے بھی اس کی سوچ کی عکاسی ہوتی ہے کہ وہ کس حد تک انگریز کی غلامی میں اپنے آپ کو گرا سکتا ہے چنانچہ ملکہ برطانیہ کی چاپلوسی کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''میں اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایہ میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظمہ زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا اور اس دعا پر عریضہ ختم کرتا ہوں کہ

اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لیے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین

الملتمس

خاکسار: میرزا غلام احمد از قادیاں

ضلع گورداسپورہ پنجاب۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 32,31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 284,283)

محترم قارئین! قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے اولاد کو والدین کے لیے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے اور رب کائنات نے دعا کے الفاظ بھی سکھلائے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ

"اے میرے رب! تو ان (میرے والدین) پر اس طرح رحم کر جس طرح انہوں نے مجھ پر بچپن میں کیا۔"

بالکل یہی اسلوب مرزا قادیانی نے اپنے سرپرستوں اور روحانی والدین (گورنمنٹ برطانیہ اور ملکہ برطانیہ) کو دعا دیتے ہوئے اختیار کیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیتے ہوئے انگریز گورنر کے نام خط میں یوں رقم طراز ہے:

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے

فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔"

(بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 طبع چہارم صفحہ 198 از مرزا قادیانی)

جب دین اسلام کے لیے خون بہانے اور جہاد وقتال کی باری آتی ہے تو یہی مرزا قادیانی نہ صرف جہاد کو بےہودہ رسم قرار دیتا ہے بلکہ جہاد فی سبیل اللہ کو صریحاً حرام قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
تم میں سے جن کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
لوگوں کو بتائے کہ اب وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 41 تا 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77 تا 80)

بلکہ اس بات کا بھی اعلان کرتا ہے:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (سفید جھوٹ) میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے مسلمان اس سلطنت (برطانیہ) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب

کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28,27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156,155)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی جہاد کو منسوخ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا تھا کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔''

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 408 طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی رقم طراز ہے کہ

''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔''

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 443)

ایک اور مقام پر اپنی جہاد دشمنی واضح کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا رہا۔ اس سترہ برس کی

مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں۔ اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔ کیا اس قدر بڑی کاروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں ان کتابوں کے نام مع ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے۔ (قارئین کرام! اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنی ان کتب اور کتب کے صفحات کی تفصیل بیان کی ہے جن میں جہاد کو حرام کرنے اور منسوخ کرنے کے متعلق تحریریں لکھی ہیں۔ میں تفصیل طوالت کے سبب درج نہیں کر رہا۔ نوٹ از مؤلف)

(کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۶ تا ۸)

اے منصف مزاج لوگو! ان تحریروں پر غور کرنے کے بعد کیا یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی عیسائی انگریزوں کا نہ صرف ایجنٹ تھا بلکہ مسلمانوں کا اوّل نمبر دشمن بھی۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی متنبی اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156 پر رقم طراز ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں ---------اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں---------تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو، گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کا خیال رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی انگریز گورنر کے نام خط میں رقم طراز ہے کہ

''اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر

عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی ۔۔۔۔۔۔ میں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے بڑے اصول پانچ ہیں اول یہ کہ خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک اور ہر ایک منقصت موت اور بیماری اور لاچاری اور درد اور دکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا، دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی راہ بتلانے والا صرف سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا۔ تیسرے یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد (اس جہاد کے خلاف نہایت سرگرمی سے میرے پیرو فاضل مولویوں نے ہزاروں آدمیوں میں تعلیم کی ہے اور کر رہے ہیں جس کا بہت بڑا اثر ہوا ہے۔ مرزا قادیانی) اور جنگجوئی کو اس زمانہ کے لیے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا اور ایسے خیالات کے پابند کو صریح غلطی پر قرار دینا۔ چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا پانچویں یہ کہ بنی نوع سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لیے کوشش کرتے رہنا اور امن اور صلح کاری کا موید ہونا اور نیک اخلاق کو دنیا میں پھیلانا۔ یہ پانچ اصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیر خواہ پاوے گی ۔۔۔۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار

انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم صفحہ 195 تا 197 دو جلدوں والا ایڈیشن)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد کادیانی لکھتا ہے کہ

’’بعض نادان اور احمق لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔‘‘

(شہادت القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

محترم قارئین! ان تحریروں کا مطالعہ کرنے سے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اس سے مرزا قادیانی اور اس کی جماعت عیسائیوں کی آلہ کار تو ثابت ہوتی ہے لیکن قادیانیوں کے یہودیوں کے ایجنٹ ہونے کا کیا ثبوت ہے تو آیئے ان کے یہودیوں کے ایجنٹ ہونے کے ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں:

مرزا محمد حسین صاحب بی کام مرزائیوں کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کی تمام مستورات کے اتالیق رہے ہیں اور اس لحاظ سے وہ ان کے گھر کے بھیدی ہیں۔ مرزا محمد حسین نے ’’فتنہ انکار ختم نبوت‘‘ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب کے صفحہ 99 پر رقم طراز ہیں:

’’ایک باہمت اور دیدہ ور نوجوان عالم شفیق مرزا نے لاہوری جماعت کے مبلغ مقیم لندن شیخ محمد طفیل کے ذریعے یروشلم سے اسرائیلی میگزین ’’المجلہ اسلامیہ‘‘ (انگریزی اور عربی) منگوالیا۔ اس میگزین کا ایڈیٹر اجو یعقوب یوشع تھا۔ یہ اسرائیل کی وزارت ادیان یروشلم کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ اس کے اگست ۱۹۷۲ء کے پرچہ میں تیرہ

صفحات کا مضمون تھا، جو جماعت ربوہ کے متعلق تھا اور تعریفی لہجہ میں لکھا گیا تھا۔ مقالہ نگار کا نام عبداللہ اخود تھا۔ اس مقالہ سے ظاہر تھا کہ یروشلم سے کسی نہ کسی صورت میں ربوہ کا رابطہ ضرور ہے۔ تعلق کی یہ نوعیت تھی کہ جو مبلغ نائجیریا یا افریقہ کے کسی ملک میں جاتے وہ وہاں سے اسرائیل پہنچ کر اپنے پرانے مشن کا چارج لے کر تقسیم ملک سے پہلے قادیان کے ساتھ اور پاکستان بننے کے بعد ربوہ سے مؤثر تعلق قائم رکھنے کے پابند سمجھے جاتے تھے۔"

محترم قارئین! قادیانیوں کے مبلغ کو بھی ربی کہا جاتا ہے اور یہودی بھی اپنے مبلغ کو ربی ہی کہتے ہیں۔ اسی طرح یہودی بھی انبیاء علیہم السلام کی گستاخیاں کرتے رہے بلکہ کئی انبیاء کو قتل بھی کیا اور قادیانیوں نے بھی قدم قدم پر انبیاء علیہم السلام کی گستاخیاں کی ہیں۔ تیسری بات یہ کہ اسرائیل کی فوج میں کوئی بھی غیر یہودی بھرتی نہیں ہوسکتا ماسوائے قادیانیوں کے۔ اس حوالے سے مولانا سمیع الحق اپنی کتاب "قادیان سے اسرائیل تک" کے ص 221 پر رقم طراز ہیں:

"مسلم اکابرین اس حقیقت کو جان چکے ہیں کہ اسرائیل کی تاسیس میں قادیانیوں کا معتد بہ حصہ ہے اور یہ تحریک اور صیہونیت ایک ہی ٹہنی کے پتے ہیں اسرائیل میں قادیانی مشن یہودیوں کو قادیانی بنانے کے لیے نہیں ہے بلکہ اسے ایسے اڈے کی حیثیت حاصل ہے جہاں سے اسرائیل کے لیے مسلمان ملکوں کے خلاف جاسوسی کی جاتی ہے اور جو عرب مسلمان اسرائیل میں موجود ہیں ان کے حوصلے پست کیے جاتے ہیں تاکہ اسرائیل کے خلاف ان کی قوت مزاحمت سرد پڑ جائے قادیانی رضا کار عرب مجاہدین کی سیاسی اور گوریلا سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انہیں اسرائیلی فوج میں ملازمت کا حق حاصل ہے لیکن عربوں کو قطعاً نہیں ہے۔ اس امر کا انکشاف لوویل یونیورسٹی امریکہ کے شعبہ سیاسیات کے چیئرمین آئی ٹی نومانی نے اپنی تصنیف "اسرائیل اے پروفیل" ص ۷۵ پر مقدس سرزمین میں مذہب کے زیر عنوان

کیا ہے۔ یہ کتاب پال ہال لندن سے شائع ہوئی ہے۔

اسی طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران صیہونی پریس نے قادیانیوں کی اعانت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ حکومت اسرائیل نے قادیانی مبلغ جلال الدین قمر کو یقین دلایا کہ اسرائیل کے حلیف ان کی ہر سطح پر مدد کریں گے اور ان کے حق میں آواز اٹھائیں گے۔ برطانوی پارلیمنٹ کے بعض یہودی اراکین نے بھی قادیانیوں کے حق میں بیانات دیے۔ قادیانی مشن لندن نے اس تحریک کے دوران عالمی پریس کے رد عمل کو کتابی صورت میں مدون کیا ہے، اس میں جیوش پریس کے تبصرے مطالعے کے لائق ہیں۔"

محترم قارئین! قادیانیوں اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ کتنا مضبوط تھا اور ہے اس کا اندازہ تاریخ احمدیت کی درج ذیل تحریر سے بھی ہوتا ہے جس میں قادیانی مبلغ چودھری شریف کی اسرائیلی صدر اسحٰق بن صفی سے ملاقات کا تذکرہ بڑے فخر و مباحات سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ مورخ احمدیت دوست محمد شاہد رقمطراز ہے کہ

"حکومت اسرائیل کے پریذیڈنٹ (اسحٰق بن صفی) نے آپ (چودھری شریف) کو پیغام بھیجا کہ اپنے وطن روانہ ہونے سے پہلے مجھے ملکر جائیں چنانچہ آپ نے ان کی دعوت قبول کر لی اور ۲۸ نومبر ۱۹۵۵ء کو ان سے ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کا شائع کردہ جرمن کا ترجمہ قرآن مجید بطور تحفہ دیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس تقریب کا فوٹو بھی لیا گیا جو دنیا کے مختلف ممالک میں شائع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ ۵ ستمبر ۱۹۵۸ء (مطبوعہ الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء) میں بھی فرمایا ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 587 حاشیہ نمبر 95 طبع جدید)

مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد نے اپنی کتاب Our Foreign Missions

(ہمارے بیرونی مشن) میں چودھری شریف کی اسرائیل سے روانگی اور صدر سے ملاقات کو ان الفاظ میں رقم کیا ہے:

"Anohter small incident, which would give readers some idea of the position our mission in israel occupies, is that in 1956 when our missionary, Choudry Mohammad Sharif ,returned to the Headquarters of the movement in pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should see him before embarking on the journy back. Choudhry Mohammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President , which he gladlyaccepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli press, and a brief account was also broadcast on the radio."

ترجمہ:۔ قارئین! ایک چھوٹے سے واقعے سے ہمارے مشن کی پوزیشن کا اندازہ لگا سکیں گے جو اسے اسرائیل میں حاصل ہے۔ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مشنری چودھری شریف تحریک کے ہیڈ کوارٹر پاکستان آنے لگے تو اسرائیل کے صدر نے انھیں پیغام ارسال کیا کہ وہ جانے سے قبل انھیں ملیں۔ چودھری محمد شریف نے موقع سے فائدہ اٹھا کر قرآن حکیم کے جرمن ترجمے کی ایک کاپی انھیں پیش کی، جو آپ نے

بخوشی قبول کی۔ یہ انٹرویو اور اس کے احوال اسرائیلی پریس میں اور اسرائیلی ریڈیو نے نشر کیے۔

(آور فارن مشنز از مرزا مبارک احمد صفحہ 79'80 طبع چہارم شائع کردہ نصرت آرٹ پریس ربوہ)

محترم قارئین! ان تمام دلائل اور ثبوتوں سے یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہے کہ قادیانی نہ صرف عیسائیوں کے ایجنٹ بلکہ یہودیوں کے بھی آلہ کار ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام اور جہاد وقتال کے مخالف ہی نہیں بلکہ اول نمبر دشمن بھی ہیں۔ لیکن قادیانی عموماً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو منسوخ نہیں کیا بلکہ شرائط کے پورا نہ ہونے کے سبب جہاد سے منع کیا ہے حالانکہ مرزا قادیانی نے تو اپنی خودساختہ بعثت کا مقصد ہی منسوخی جہاد بتایا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''پس اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں نے اس بات کا تقاضہ کیا کہ وہ لڑائی اور جہاد کو منسوخ کر دے اور اسی طرح اپنے بندوں پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت پہلے لوگوں میں بھی جاری رہی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل بنی اسرائیل پر بھی ان کے جہاد کی وجہ سے طعن کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے زمانہ کے آخر میں حضرت مسیح کو مبعوث کیا اور اس طرح اس نے دکھا دیا کہ نقطہ چینی کرنے والے ہی خطاکار تھے۔ اب میرے رب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے آخر میں مجھے مبعوث کیا اور اس زمانہ کی مقدار حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانہ کی مقدار کے مشابہ بنا دیا اور اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے اور میری بعثت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ مقصد اصلاح اخلاق اور جہاد کو ممنوع قرار دینا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417,418 طبع جدید دو جلدوں والی)

محترم قارئین! اگر آپ تاریخ اسلام کا جائزہ لیں تو آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت جہاد و قتال میں اپنا سب کچھ قربان کرتی نظر آئے گی کہیں ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سہاگ کی پہلی رات ہی اپنی نو بیاہتا بیوی کو چھوڑ کر میدان جہاد میں شہادت کے اعزاز سے سرفراز ہوتے نظر آئیں گے تو کہیں عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ لنگڑاتی ٹانگ سے میدان جہاد میں برسر پیکار نظر آئیں گے تو کہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے باپ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی نو عدد جوان بیٹیوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے جام شہادت پیتے نظر آئیں گے تو کہیں حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے باوجود اپنا سب کچھ قربان کرتے نظر آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے بارے میں انتہائی نازیبا زبان استعمال کی تاکہ لوگوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کے ساتھ ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت بھی ختم ہو جائے۔

اس کتاب میں اس بندہ ناچیز نے انتہائی مختصراً انداز میں مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کی نہ صرف ان تحریری خباثتوں کو بیان کیا ہے جو اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کی ہیں بلکہ ان تحریروں کا قرآن و حدیث کے ساتھ تقابلی جائزہ بھی پیش کیا ہے تاکہ عوام الناس مرزا قادیانی اور قادیانی جماعت کی اصلیت سے آگاہ ہو سکیں اور جو لوگ آج بھی جہاد اور مجاہدین کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں انہیں بھی دعوت فکر دینا چاہتا ہوں کہ وہ محمدی مشن یعنی جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ کر قادیانی مشن یعنی مخالفت جہاد کو اپنا کر کس مقام پر کھڑے ہیں اللہ رب العزت ہم سب کو قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ آمین

میں انتہائی مشکور و ممنون ہوں استاد محترم محدث العصر فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کا بھی کہ جنہوں نے انتہائی زیادہ مصروفیت اور عدم صحت کے باوجود خصوصی شفقت فرماتے ہوئے اس کتاب پر نظر ثانی کی اور مفید مشوروں سے بھی نوازا اسی طرح محترم متین خالد حفظہ اللہ کا بھی ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس عاجز کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ساری کتاب کو

مکمل پڑھا اور قادیانی لٹریچر سے دیے گئے حوالہ جات کی مکمل جانچ کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اس عاجز کے ساتھ ان دونوں بزرگوں کی یہ شفقت ومحبت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کو مکمل صحت وعافیت اور ایمان کی سلامتی والی زندگی عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ اپنے دین متین کا کام لے آمین۔

آخری گذارش یہ کہ اگر آپ اس کتاب میں کوئی کمی کوتاہی محسوس کریں تو ضرور آگاہ کیجئے گا تاکہ اسے اگلے ایڈیشن میں دور کیا جا سکے۔ اس کتاب میں آپ کو جو بھی خوبی نظر آئے گی وہ صرف اللہ رب العزت کی رحمت اور فضل وکرم کی وجہ سے ہے اور ہر کمی کوتاہی یا غلطی کا ذمہ دار صرف اور صرف راقم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام لغزشوں کو معاف کر کے ہمارے اس دینی کام کو ہمارے لئے بروز قیامت ذریعہ نجات بنائے آمین

نوٹ: کتاب میں دیے گئے قادیانی کتب کے تمام حوالہ جات تصدیق شدہ ہیں اگر کسی دوست کو کسی حوالے میں شک ہو تو نیچے دیے گئے راقم کے نمبر رابطہ کر سکتا ہے۔

العبد الضعیف

عبیداللہ لطیف فیصل آباد

0304-6265209

Email:ubaidullahlatif@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور دین اسلام نے بیت الخلاء میں جانے سے لے کر حکومتیں چلانے تک کے لیے ایک واضح لائحہ عمل دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ اگر اسلامی تاریخ اور اسلامی احکامات سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طرز زندگی کو نکال دیا جائے تو نہ صرف دین اسلام بالکل ادھورا رہ جاتا ہے بلکہ یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ دین اسلام کا بنیادی ڈھانچہ ہی تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تو تھے جنہوں نے پیارے پیغمبر علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے ایک ایک لمحے اور ایک ایک بات کو اس طرح اپنی زندگیوں میں اپنایا کہ اللہ رب العزت نے ان کی عظمت کا تذکرہ قرآن مقدس میں کرتے ہوئے فرمایا:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ التوبہ :100)

ترجمہ: اور جو مہاجرین و انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں اللہ تعالیٰ ان سب پہ راضی اور وہ اس پر راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ عظیم کامیابی ہے۔

اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں فقط صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہی نہیں بلکہ ان کے پیروکاروں کو بھی دنیا میں ہی جنت کی خوشخبریاں سنادی ہیں۔اسی طرح اللہ رب العزت نے فرمایا

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران110)

''تم سب سے بہتر امت ہو جنہیں لوگوں (کی ہدایت) کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حیدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنّكم تُتمُّونَ سَبعينَ أمّةً، أنتُمْ خَيرُها وأكرمُها علَى اللّهِ

(رواہ ترمذی وابن ماجہ)

''تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو یعنی تم سترویں امت ہو تم ان میں بہترین ہو اور تم اللہ تعالی کے نزدیک ان سب سے مکرم ومحترم ہو۔''

قارئین کرام! یہ روایت ترمذی کے علاوہ ابن ماجہ، مسند احمد، دارمی اور مستدرک حاکم میں بھی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن امام حاکم نے صحیح اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسے حسن صحیح کہا ہے۔

مسند احمد میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((أُعطِيتُ ما لم يُعطَ أحدٌ من الأنبياءِ فقلنا ما هو؟قال: نُصِرتُ بالرُّعبِ، وأُعطِيتُ مَفَاتِيحَ الأرضِ، وسُمِّيتُ أحمدَ، وجُعِلَ التُّرابُ لي طَهُوراً، وجُعِلَتْ أمَّتي خيرَ الأممِ))

(رواه مسند احمد وهو حسن)

''مجھے ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو انبیاء کرام میں سے کسی کو نہیں دی گئیں ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا! میری مدد رعب سے کی گئی، مجھے زمین کی چابیاں دی گئی ہیں، میرا نام احمد رکھا گیا ہے، مٹی میرے لیے طہارت کا باعث بنائی گئی اور میری امت تمام امتوں سے بہتر قرار دی گئی۔''

قرآن مجید اور ان احادیث کا ظاہری مصداق تو ساری امت ہے لیکن اوّلین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ))

(رواہ مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

''میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر وہ جوان کے بعد ہیں پھر وہ جوان کے بعد ہیں۔''

سنن نسائی الکبری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((أكرموا أصحابي فإنهم خيارُكم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم))

''میرے صحابہؓ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں سے بہترین ہیں پھر وہ جوان کے بعد ہیں، پھر وہ جوان کے بعد ہیں۔''

اسی طرح مشکوۃ المصابیح میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ))

''یعنی تم میرے صحابہ کی تکریم کرو پس وہ بے شک تم میں سے بہتر لوگ ہیں پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے۔''

(مشکوۃ المصابیح باب مناقب الصحابہ رضی اللہ عنہم)

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرماتا ہے کہ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

(الحجرات:۳)

ترجمہ:۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقوی کے لیے منتخب کرلیا ہے اوران کے لیے مغفرت اوراجر عظیم ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

(سورۃ النمل:59)

اے نبی! آپ کہہ دیجیے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے اور اس کے منتخب بندوں پر سلام ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ان الله نظر في قلوب العباد فوجد قلب محمد صلى الله عليه وسلم خير قلوب العباد؛ فاصطفاه لنفسه، فابتعثه برسالته .ثم نظر في قلوب العباد بعد قلب محمد صلى الله عليه وآله وسلم فوجد قلوب أصحابه خير قلوب العباد؛ فجعلهم وزراء نبيه

(مسند احمد)

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو تمام بندوں کے دلوں سے بہترین دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تو اسے اللہ نے اپنے لیے چن لیا اور اسے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا پھر اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو منتخب کرنے کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو ان کے صحابہ کا دل تمام بندوں کے دلوں سے بہترین پایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی کا وزیر بنایا۔

حضرات گرامی قدر! اسی بات کی تائید قرآن کریم کی ایک اور آیت مبارکہ سے بھی ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا(سورۃ فاطر: 32)

ہم نے اس کتاب (قرآن مجید) کے وارث اپنے وہ بندے بنائے جنہیں ہم نے چن لیا۔

قارئین کرام! یہ تو طے پا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ منتخب شدہ جنتی نیک اور پاک باز انسان تھے۔ انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اس غلط عقیدہ میں مبتلا تھے کہ گویا حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 35)

حیات مسیح کا عقیدہ وہی عقیدہ ہے جس کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''فمن سوء الادب ان یقال ان عیسی مامات و ان ھو الا شرک عظیم۔''

''پس یہ کہنا بے ادبی ہوگی کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔''

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی باب استفتاء مترجم صفحہ نمبر 94)

یعنی مرزا قادیانی کے نزدیک بعض صحابہ معاذاللہ استغفراللہ مشرک بھی تھے۔ حالانکہ اسلامی اصطلاح میں صحابی کہتے ہی اسے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اس دنیا فانی سے رخصت ہوا ہو۔

صحیح بخاری کتاب الایمان میں نبی رحمت علیہ السلام کا فرمان عالیشان اس طرح موجود ہے کہ

حُبُّ الْاَنْصَارِ آيَةُ الْإِيْمَانِ وَبُغْضُ الْاَنْصَارِ آيَةُ النِّفَاقِ

یعنی انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

ایک اور مقام پر پیارے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بہتر ۷۲ فرقے تھے اور میری قوم میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے اور ان میں سے فقط ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ گروہ کونسا ہوگا؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا۔ او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سنن ابوداؤد، جامع ترمذی)

محترم قارئین! یہ صحابہ کرام کی ہی عظمت اور شان ہے کہ جب منافقین نے کہا کہ ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح یہ بیوقوف تو فوراً رب کائنات نے فرمایا کہ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ (سورۃ البقرہ 13)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہؓ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ یقیناً یہی بیوقوف ہیں، لیکن جانتے نہیں"

قارئین کرام! یہ آیت مبارکہ اس بات پر بیّن دلیل ہے کہ جو صحابہ کرام کو کافر، منافق، غبی یا احمق قرار دے گا درحقیقت وہ خود کافر، منافق، غبی اور احمق ہوگا نہ کہ صحابہ کرام۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں وہ کونسے اوصاف حمیدہ تھے جن کی بنیاد پر بہترین اور چنیدہ لوگ قرار پائے۔ صحابہ کرام کے انہی اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے رب کائنات نے فرماتا ہے کہ

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (سورۃ الفتح: 29)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں، (اور) آپس میں ایک دوسرے کیلئے رحم دل ہیں۔ تم اُنہیں دیکھو گے کہ کبھی رُکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ اُن کی علامتیں سجدے کے اثر سے اُن کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ہیں اُن کے وہ اوصاف جو تورات میں مذکور ہیں۔ اور انجیل میں اُن کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اُس کو مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر اس طرح سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کاشتکار اُس سے خوش ہوتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ ان (کی اس ترقی) سے کافروں کا دل جلائے۔ یہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سے مغفرت اور زبردست ثواب کا وعدہ کرلیا ہے۔

محترم قارئین! مندرجہ بالا قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہؓ کرام کی عظمت کا اقرار، عزت کی حفاظت اور ان کی پیروی کرنا ایمان کا حصہ ہے اور جو کوئی شخص کسی ایک صحابی رسول کے بارے میں بھی غلط عقیدہ رکھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ غبی یا احمق وغیرہ قرار دے تو وہ مسلمان اور مومن کہلانے کا حقدار نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الحدید میں فرماتا ہے کہ

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (سورۃ الحدید: 10)

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیئے ہے۔تم میں سے جولوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے۔ ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اگر چہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

اسی طرح بخاری ومسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ (متفق علیه)

تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کی مثل سونا خرچ کرے وہ ان میں سے کسی ایک کے مد اور نہ ہی آدھے مد (خرچ کرنے کے ثواب) کو پہنچ سکتا ہے۔

حضرات گرامی قدر! مندرجہ بالا آیت کریمہ اور حدیث نبویہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی جو لوگ سابقون الاولون اور مہاجرین وانصار ہیں بعد میں ایمان لانے والے صحابہ کرام بھی مقام ومرتبے اور اجر وثواب میں ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جبکہ قادیانیوں کے دوسرے کاغذی خلیفے اور مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے 1935ء میں قادیاں میں ہونے والے اپنے سالانہ جلسہ میں تقریر کے دوران اپنا عقیدہ بتاتے ہوئے کہا کہ

''میرا عقیدہ یہی ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ بھی ترقی کر سکتے ہیں بلکہ بعض صحابہؓ سے بھی بڑھ سکتے ہیں اور ضروری نہیں کہ بعد میں آنے والے تمام بزرگ صحابہؓ سے کم درجہ رکھنے والے ہوں ہو سکتا ہے کہ امت محمدیہ کئی ایسے بزرگ ہوں جو صحابہؓ سے افضل ہوں بلکہ یقیناً امت محمدیہ میں ایسے بزرگ ہوئے ہیں جو کئی صحابہ سے افضل تھے۔''

(تحریک جدید کے مقاصد مندرجہ انوار العلوم جلد 14 اخبار الفضل 14 مارچ 1936)

محترم قارئین! یہ عقیدہ صرف بشیرالدین محمود کا ہی نہیں بلکہ قادیانیوں کے سوکالڈ نبی مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی تھا جس نے اپنے مرید صاحبزادہ عبداللطیف کی ہلاکت کو صدق و وفا اور استقامت میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھا ہوا قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیل اسی کتاب کے باب ''مقام حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور فتنہ قادیانیت'' میں موجود ہے

مرزا غلام احمد قادیانی ایک جگہ رقمطراز ہے کہ

''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 285)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سن کر جو ارد گرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 126,127)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں پر اپنے آپ کو ابن اللہ یعنی اللہ کا بیٹا قرار دینے کی ناپاک جسارت کی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا باطل دعویٰ کیا ہے وہیں پر اس انگریز کے خود کاشتہ پودے نے امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے اور دین اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی کیچڑ اچھالا ہے' آیئے ذرا اس مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی طرف سے توہین صحابہؓ پر مبنی چند نمونے اور قرآن و حدیث کے مدمقابل حقیقی اسلام کے نام پر ایک الگ مذہب کے نمونے ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کا ظاہر و باطن واضح ہو سکے۔

مرزا قادیانی محمد ﷺ اور اصحاب مرزا، اصحاب محمد ﷺ ؟

محترم قارئین! یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے کیونکہ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

اسی طرح ایک اور جگہ قادیانی کذاب لکھتا ہے کہ

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر

وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تا کہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله کے فرمان کے مطابق تمام ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ

قادیاں میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں فرمایا تھا۔''
(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکے میں آ جاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کے الفاظ ادا کرتا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد صرف نبی آخر الزمان علیہ السلام ہی نہیں ہوتے بلکہ مرزا قادیانی کو بھی بطور محمد رسول اللہ مانتے ہوئے کلمہ کا حصہ قرار دیتے ہیں، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ثابت کر آئے ہیں۔

آیئے! مزید قادیانی کلمہ کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل تحریر کو بھی ملاحظہ کریں:

''ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی ومارئ اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ

پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات میں اس کا ایک ملفوظ کچھ اس طرح درج ہے کہ

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ ﷺ کی چادر ہی دوسرے کو پہنائی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 404 طبع جدید جلد اول صفحہ 585)

محترم قارئین! قادیانیوں کے نزدیک جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا غلام احمد قادیانی میں فرق صرف استاد اور شاگرد کا ہے۔ نام، مقام اور کام کے اعتبار سے نبی ﷺ اور مرزا قادیانی کے مابین ایک ذرہ برابر فرق نہیں ہے یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ قادیانی اخبار الفضل میں "مسیح موعود محمد است عین محمد است" عبداللطیف قادیانی کے آخری الفاظ کے نام سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں لکھا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود نام، کام اور مقام کے اعتبار سے گویا آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں اور آپ میں اور آنحضرت ﷺ میں ایک ذرہ برابر بھی فرق نہیں سوائے اس کے کہ مسیح موعود شاگرد اور آنحضرت ﷺ استاد ہیں۔ لیکن یہ فرق نام، کام اور مقام کے اعتبار سے نہیں بلکہ ذریعہ حصول نبوت کے اعتبار سے ہے۔ اب میں اس مضمون میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بصراحت اس امر کو لکھا ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمدی حقیقت کا مظہر تام اور آپ کے وجود کا آئینہ ہے اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ اپنی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ اولین میں مبعوث ہوئے ہیں ایسا ہی وہ آخرین میں بھی اسی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ آخرین میں بھی مبعوث ہوئے ہیں اور جیسا کہ فیض آنحضرت ﷺ کا صحابہؓ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا۔ چنانچہ

آپ (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں ''پس جب کہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا فیض صحابہؓ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور بعثت ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ہزار ششم ہوگا اور اس تقریر سے یہ بات بپایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ حاشیہ صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹) اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت درحقیقت آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی ہی جماعت ہے اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا فیض صحابہؓ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر بھی آنحضرت ﷺ کا فیض ہوا۔ پس یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا عین صحابہؓ میں کی ایک جماعت ہونا۔ اور آپ (مرزا قادیانی) کی جماعت عین بعین وہی آنحضرت ﷺ کا فیض جاری ہونا جو صحابہؓ پر ہوا تھا۔ اس امر کی پختہ دلیل ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت ﷺ میں باعتبار نام، کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں۔''

(الفضل قادیاں یکم جنوری 1916 صفحہ 7)

محترم قارئین! الفضل کے مندرجہ بالا مضمون کی قسط 3 میں لکھا ہے کہ

''پس جب کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا وجود خاص آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی دوئی یا مغائرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان، ایک ہی مرتبہ، ایک ہی منصب اور ایک ہی نام

رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے عین محمد ہونے سے انکار کریں اور چونکہ حضرت مسیح موعود آنحضرت ﷺ کا بروزی وجود رکھتے ہیں اس لئے ممکن نہیں کہ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ سے غیر یقین کیا جائے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں "اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کچھ خود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروزی محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہی ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۵) الغرض مسیح موعود کی تحریروں سے یہ بات پختہ طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمد ﷺ تھے اور آپ کو چونکہ آنحضرت ﷺ کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا اس لئے آپ عین محمد تھے۔ اور آپ میں جمیع کمالات محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے پس اس لئے آپ مرزا قادیانی کے عین محمد ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالات محمدی کے ساتھ آخری زمانہ میں مبعوث ہوگا۔"

(الفضل قادیاں مورخہ 16 ستمبر 1915 صفحہ 7 کالم 2)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کو صحابہ کی جماعت قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

"اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا اس لیے اس کے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اصحاب کہلائیں گے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 502)

''پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258)

قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

''پس ہر احمدی (قادیانی) کو جس نے احمدیت (قادیانیت) کی حالت میں حضور (مرزا قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا صحابی کہا جائے کیونکہ جب تم علی الاعلان کسی کو صحابی کہو گے تو گویا تم نے کوٹھوں پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی نبوت کا اعلان کر دیا اور اگر تم مینارہ پر چڑھ کر کسی کے صحابی ہونے کا اعلان کرو گے تو دوسرے لفظوں میں تم نے مینارہ پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود کی نبوت کی منادی کر دی۔ کیوں جتنی دفعہ یہ لفظ بولا جائے گا اتنی ہی دفعہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کی دنیا میں منادی ہو گی۔''

(اخبار الفضل قادیاں صفحہ 5 مورخہ 13 ستمبر 1936)

قادیانی اخبار الفضل مزید لکھتا ہے کہ

''حوالہ جات مندرجہ بالا ان لوگوں پر حجت ہیں جو اصحاب مسیح موعود کی نقطہ چینیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی صحابہ آنحضرت سے کیا نسبت ہے یا ان سے گھٹیا درجہ کے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان اصحاب نے آنحضرت ﷺ سے تربیت پائی اور ان لوگوں نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے۔ دونوں میں فرق بیّن ہے۔ حالانکہ حوالہ جات مافوق الذکر سے ثابت ہے کہ مسیح موعود کو ہی خاتم الانبیاء اور محمد رسول اللہ فرمایا اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) و مصطفی میں تفریق کرنے سے منع کیا۔ کیونکہ مسیح موعود بھی جامع جمیع کمالات محمدیہ ہے۔ پھر صحابہ مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ کے ہاتھ کے تربیت یافتہ اور آنحضرت کے صحابہ قرار دیا۔ پس ان دونوں گروہوں میں

تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں ۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں صرف زمانہ کا فرق ہے وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں یہ بعثت ثانی کے ۔"

(الفضل قادیاں 28 مئی 1918 صفحہ 5)

محترم قارئین ! قادیانی حضرات ! نبی ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر کر کے مرزا قادیانی کو معاذ اللہ استغفر اللہ محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی کے مریدین کو نبی ﷺ کے صحابہ قرار دیتے ہیں تو جان لیجیے کہ نبی ﷺ کی دو بعثتوں کا شوشہ بھی صرف مرزا قادیانی نے ہی چھوڑا ہے اس سے پہلے اس بات کا ذکر ہمیں کہیں سے نہیں ملتا اور اس بات کا اعتراف قادیانی خود بھی کرتے ہیں چنانچہ ان کے آفیشل اخبار الفضل میں لکھا ہے کہ

"آج تک کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی یہ بات آنحضرت ﷺ کی شان کے متعلق بیان نہیں کی اور نہ ہی اس حقیقت سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے پہلے کوئی شخص واقف اور شناسا ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ہیں۔تمام دنیائے اسلام میں صرف آپ ہی کا ایک وجود ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان کا اظہار آپ ﷺ کی دو بعثتوں کی حیثیت میں کیا۔آپ (مرزا قادیانی) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ پر فرماتے ہیں کہ" آنحضرت ﷺ کی دو بعثت ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔" پھر تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں کہ" جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر ایمان لانا بھی فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔" پھر تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹ پر فرماتے ہیں" غرض آنحضرت ﷺ کے دو بعث مقرر تھے۔ ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے دوسرا تکمیل اشاعت کے لئے۔"

(الفضل قادیاں مورخہ 24 جنوری 1931 صفحہ 10 کالم 1)

محترم قارئین! اس باب کے آخر میں 28 مئی 1926 کو اخبار الفضل میں شائع ہونے والے چند اشعار پیش کرتا ہوں جن سے مرزا قادیانی کے بارے میں قادیانی حضرات کا عقیدہ سمجھنے میں مزید آسانی ہوگی چنانچہ الفضل اخبار میں لکھا ہے کہ

بشر نور رب العلےٰ بن کے آیا
جہاں کے لئے رہنما بن کے آیا
صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ بن کے آیا
شب فیج اعوج نے جب طول پکڑا
تو آخر وہ شمس الہدیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(الفضل قادیاں 28 مئی 1926)

مقام ابوبکرؓ وعمرؓ اور حقیقت قادیانیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَانَفَعَنِي مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ))

کہ ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے ابوبکرؓ کے اس کا ہم پر احسان ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا بدلہ دے گا اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا صاحب (محمد ﷺ) اللہ کا خلیل ہے۔

(رواہ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابوبکرؓ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))

کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا۔

(رواہ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ بن خطاب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

((مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيرَاىَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاَمَّا وَزِيرَاىَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ))

کہ کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں

سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر و عمر ہیں۔

(رواہ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابوبکر رضی اللہ عنہ)

محترم قارئین! یہ تو تھا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا مقام و مرتبہ اب مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی طرف سے جناب ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان اقدس میں کی جانے والی گستاخی کی ناپاک جسارت بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر تو کیا بعض انبیاء سے بہتر ہے''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم ص 396 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ذریت کا عقیدہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں حکیم محمد حسین لاہوری کی اس تحریر سے ملاحظہ فرمائیں۔

''مجھے اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت اور عاشقانہ تعلق تھا۔ مجھے اس وقت بھی تمام خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی ارادت ہے اور میں ان سب کی کفش برداری اپنا فخر سمجھتا ہوں مجھے اس خاندان کے طفیل سے بڑے بڑے نفع ہوئے ہیں۔ میں ان کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ میرے ایک محب تھے جو اس وقت مولوی فاضل بھی ہیں اور اہل بیت مسیح موعود کے خاص رکن رکین ہیں انہوں نے مجھے ایک دفعہ فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اتنی پیشگوئیاں نہیں جتنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ہیں۔ پھر انہوں نے ایک اور بھی ایسا ہی دکھ دینے والا فقرہ بولا کہ ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے''۔ (معاذ اللہ)

(''المہدی'' نمبر 2,3، 1915ء صفحہ 57 مؤلف حکیم محمد حسین قادیانی لاہوری)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے بھی اب تک 14 کے قریب گروہ بن چکے ہیں لیکن دو بڑے گروہ زیادہ اہمیت کے حامل ہیں ایک لاہوری گروہ اور دوسرا قادیانی گروہ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں سیدنا ابوبکر و عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان اقدس میں گستاخی کا یہ حوالہ لاہوری گروہ کی طرف سے قادیانی جماعت کے بڑوں پر لگایا گیا بظاہر ایک الزام ہے جسے قادیانی گروہ قبول نہیں کرتا لیکن قرائن یہ بتاتے ہیں کہ یہ الزام حقیقت پر مبنی ہے آیئے اب ان قرائن کا جائزہ لیتے ہیں تا کہ حق بات واضح ہو سکے۔

قارئین کرام! ساری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام باوجود اعلیٰ مقام و مرتبے کے حامل ہونے کے نبی کریم ﷺ کے قدموں کی خاک کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور اس کی ظلی نبوت نے اس کی نبوت کو کم کرنے کی بجائے نبی ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا ہے تو ابوبکرؓ و عمرؓ ایسے الفاظ استعمال کرنا ان سے کوئی بعید نہیں۔

آیئے اب مرزا قادیانی کے نبی ﷺ کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہونے کا حوالہ بھی ملاحظہ کر لیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں لکھتا ہے کہ:

> ”مگر مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی ہی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اسقدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا“

(کلمۃ الفصل صفحہ نمبر 113 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

قارئین کرام! قادیانیوں کے نزدیک جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی معاذ اللہ استغفر اللہ محمد رسول ﷺ ہے بالکل اسی طرح حکیم نورالدین ابوبکرؓ بشیر الدین محمود کو حضرت عمرؓ ہے۔

میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ حکیم نور دین کو مرزا غلام احمد قادیانی خود صدیق قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں لکھتا ہے کہ

"فاشکر اللہ علی ما اعطانی کمثل ھذا الصدیق الصدوق۔ الفاضل، الجلیل الباقر، دقیق النظر، عمیق الفقر المجاھد للہ"۔

یعنی میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راست باز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس اور اللہ کے لیے مجاہدہ کرنے والا ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ 30,31)

اسی طرح قادیانیوں کے آفیشل اخبار الفضل 14 مارچ 1946 کے شمارے میں عبدالحمید آصف قادیانی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں وہ لکھتا ہے کہ

"مبارکہ بیگم نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت مولوی نور دین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں۔"

مزید آگے چل کر مضمون نگار لکھتا ہے کہ

"کتنی شاندار صداقت ہے کہ حضرت مسیح موعود کا آنا رسول کریم کا آنا ہے اور آپ کے بعد خلیفہ اول یعنی حضرت مولوی نور دین کا وجود نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد ابوبکر صدیقؓ کا وجود ہے حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ کو ہوئی اس وقت جماعت ایک یتیم کی طرح رہ گئی مگر وہ خدا تعالیٰ جس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مومنوں کی جماعت میں سے خلفاء چنتا رہے گا اس نے اپنے فضل سے اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ جب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فوت ہوئے تو اس نے ہمیں صدیق عطا کیا اور جب صدیق فوت ہوا تو اپنے فضل سے ہمیں عمر عطا فرمایا۔"

(الفضل 14 مارچ 1946)

قارئین کرام اندازہ کیجیے کن بدکردار لوگوں کو معاذ اللہ استغفر اللہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسی مقدس اور پاکباز ہستیوں سے تشبیہ دی جارہی ہے تشبیہ ہی نہیں بلکہ ابوبکر و عمر قرار دیا جارہا ہے۔ ابوبکر و عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کچھ تعارف تو پہلے کروا ہی چکا ہوں آیئے ذرا عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت وحمیت کا بھی تعارف کرواتا چلوں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کی خواہش پر پردے کا حکم نازل ہوا۔ صحیح البخاری میں ہے کہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى المَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ، فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرایئے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ایک روز رات کو عشاء کے وقت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں، (باہر) گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کی خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرمادیا۔

اسی طرح صحیح مسلم میں روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ

”عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج جب رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر نکلتیں تو المناصع کی طرف جاتی تھیں وہ دور ایک کھلی، بڑی جگہ ہے۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو پردہ کرائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی حکمت کی بنا پر) ایسا نہیں کرتے تھے، پھر ایک رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عشاء کے وقت (قضائے حاجت کے لئے) باہر نکلیں، وہ دراز قد خاتون تھیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس حرص میں کہ حجاب نازل ہو جائے، پکار کر ان سے کہا: سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کا حکم نازل فرما دیا۔“

قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی جسے قادیانیوں نے عمرؓ قرار دینے کی

ناپاک جسارت کی ہے اس کی بدکرداری کے چرچے تو زبان زدعام تھے لوگوں کی الزام تراشیاں پیش کرنے کی بجائے بشیر الدین محمود کی اپنی زبان سے اس کی بدکرداری کا اعتراف پیش کرتے ہیں چنانچہ اس نے اپنے ایک خطبے میں خود بتایا کہ

''جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آئے، تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آ سکے (اور اسلام کی میں خدمت کرسکوں۔ناقل) (لیکن بدقسمتی سے) وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے، (واقف ہوتے تو اس سے بھی عریاں جگہ لے کر جاتے۔شاید جناب ہیرا منڈی جانا چاہتے تھے) جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا اور اوپیرا سینما کو کہتے ہیں (لو جی کر لو گل باپ تھیٹر میں اور بیٹا سینما میں ظاہر ہے جو باپ دیکھنے گیا تھا بیٹا بھی تو وہی دیکھنے جائے گا) چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے، میری نظر چونکہ کمزور ہے۔اسلئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا (لیکن پاس جا کر دیکھ سکتا ہوں گویا پاس جانا چاہتے ہیں) تھوڑی دیر کے بعد میں نے (کافی محنت کے بعد) جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چودھری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں اُنہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے کہ وہ ننگی معلوم ہوتی ہیں (شکر ہے ابھی نظر کمزور ملی ہے) تو یہ بھی ایک لباس ہے اسی طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں نام تو اس کا بھی لباس ہے مگر اس میں جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔''

(خطبات محمود ج 1 ص 226، اخبار الفضل قادیان 28 جنوری 1934)

محترم قارئین ! قادیانیوں نے یہیں پر بس نہیں کی بلکہ بہشتی مقبرہ کے نام پر لوگوں سے چندہ بٹورنے کے لئے جو جعلی قبرستان بنایا ہے اس میں دفن ہونے والوں کو حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے ہم پلہ قرار دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ کے افسر قادیانی اخبار الفضل میں اشتہار شائع کروایا اور اس میں لکھا کہ

'' آج تمہارے لئے ابوبکر وعمری فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے پیارے آقا مسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریم کی قبر میں دفن ہو گا۔ اس لئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسول اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن ہو گے اور تمہارے لئے اس خصوصیت میں ابوبکر کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے۔''

(الفضل قادیاں مؤرخہ 2 فروری 1915 صفحہ 6 کالم 3)

مقام علی رضی اللہ عنہ اور حقیقت قادیانیت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے بلکہ نبی کریم علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر بھی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بچوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا اور حضرت علیؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ بھی تھے۔ صحیح بخاری باب مناقب علیؓ میں سعدؓ بن ابی وقاصؓ سے روایت موجود ہے کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ اِلٰی تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِیًّا فَقَالَ اَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَاءِ ؟ قال : ((اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ؟ اِلَّا اَنَّهٗ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا))

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک)

حضرت علیؓ کو ایک مجوسی عبدالرحمان بن ملجم نے شہید کیا اور شہداء کے بارے میں رب ذوالجلال قرآن مقدس میں فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (سورۃ البقرہ : 154)

اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم نہیں سمجھتے

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی قرآنی حکم کی مخالفت میں حضرت علیؓ کو مردہ قرار دیتے ہوئے

لکھتا ہے کہ

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ واب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو''

(ملفوظات جلد اول ص 400 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی نے کامل اطاعت کی بنا پر نبوت ملنے کا دعوی کیا ہے۔ جہاں پر مندرجہ بالا حوالے کے ذریعے ہم نے مرزا جی کو سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا گستاخ ثابت کیا ہے وہیں پر قرآن مقدس کی آیت مبارکہ اور اس کی مخالفت کا ثبوت پیش کر کے اس کا کامل اطاعت کی بنا پر نبوت ملنے کا دعوی بھی بفضلہ تعالی باطل ثابت کر دیا ہے۔ فتدبروا

مقام امہات المومنینؓ اور حقیقت قادیانیت

عزیز مسلمان ساتھیو! قادیانی گروہ مرزا قادیانی کی بیوی نصرت بیگم کو ام المومنین کہتا ہے چنانچہ مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں لکھا ہے:

''ام المومنین کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے سن کر فرمایا:

نبیوں کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو ام المومنین کہو گے کہ نہیں؟''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 555 طبع چہارم)

محترم قارئین! سیدہ خدیجہؓ سے نبی کریم ﷺ کی محبت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب تک آپؓ زندہ رہیں نبی کریم ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت خدیجہؓ کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا اندازہ سیدہ عائشہؓ کے اس بیان سے بھی بخوبی ہوتا ہے جو جامع ترمذی میں موجود ہے چنانچہ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

''مجھ کو نبی ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر آیا۔ اگر میں ان کو اپنی زندگی میں پاتی تو میرا کیا حال ہوتا میرا ان سے رشک کا سبب یہ تھا کہ نبی ﷺ ان کو بہت یاد کرتے اور جب بکری ذبح کرتے تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ہدیہ دیتے۔''

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فی فضائل خدیجہؓ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((خَیْرُ نِسَآءِ هَا خَدِیْجَةُ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ وَخَیْرُ نِسَآءِ هَا مَرْیَمُ بِنْتِ عِمْرَانَ))

کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب سے بہتر خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اور اسی طرح مریم بنت عمران اپنے زمانہ میں سب سے بہتر عورت تھیں

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فی فضائل خدیجہؓ)

محترم قارئین! مرزا قادیانی اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دینے کی ناپاک جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''اشکر نعمتی رئیت خدیجتی۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸

ترجمہ:۔ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا جس سے بفضلہٖ تعالیٰ چار لڑکے پیدا ہوئے۔''

(نزول المسیح صفحہ 146 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 18 صفحہ 524 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! اسی حوالے سے مؤرخ قادیانیت دوست محمد شاہد تاریخ احمدیت میں لکھتا ہے کہ

''نومبر ۱۸۸۴ میں خواجہ محمد ناصر کے خاندان میں حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی کے ہاں آپ کی دوسری شادی ہوئی اور ان کی دختر نیک اختر نصرت جہاں بیگم ''خدیجہ'' بن کر آپ کے حرم میں داخل ہوئیں اور لاکھوں مومنوں کی روحانی ماں ہونے کی وجہ سے ام المومنین ہونے کا ابدی خطاب پایا۔''

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 243)

محترم قارئین! جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے حبالہ عقد میں آئیں تو اپنی ساری مال و متاع آقا کریم ﷺ کو پیش کر دی اور مکمل اختیار دے دیا کہ جہاں چاہیں اور جیسے چاہیں خرچ کریں جبکہ

اس کے برعکس جس بدکردار عورت کو قادیانی سیدہ خدیجہ قرار دیتے ہیں اس کی حالت زار تو یہ تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کو کچھ رقم کی ضرورت پڑی تو موصوفہ نے مرزا جی کا باغ اپنے پاس رہن رکھ کر وہ رقم دی یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خود مرزا جی نے بٹالہ کے منشی تاج دین کی رپورٹ جو اس نے مرزا جی کے بارے میں گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کو دی ہے اسے مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب ''ضرورۃ الامام'' میں شائع کیا اس میں لکھا ہے کہ

''مرزا صاحب کے اپنے بیان کے مطابق حال ہی میں اس نے اپنا باغ اپنی زوجہ (نصرت جہاں) کے پاس گروی رکھ کر اس سے چار ہزار روپیہ کا زیور اور ایک ہزار روپیہ نقد وصول پایا ہے۔ تو جس شخص کی عورت اس قدر روپیہ دے سکتی ہو اس کی نسبت گمان گذرتا ہے کہ وہ مالدار ہوگا۔''

(ضرورۃ الامام مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 517)

مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی اپنی کتاب سیرت المہدی میں روایت نمبر 294 کے تحت لکھتا ہے کہ

''حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ اس تقسیم کے کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب کو کسی دینی غرض کے لئے کچھ روپے کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے اپنا زیور دے دو میں تم کو اپنا باغ رہن دے دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے سب رجسٹرار کو قادیاں میں بلوا کر باقاعدہ رہن نامہ میرے نام کروا دیا۔ اور آکر فرمایا کہ میں نے رہن کے لئے تیس سال کی میعاد لکھ دی ہے کہ اس عرصہ کے اندر رہن فک نہیں کروایا جائے گا۔''

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 263 روایت نمبر 294)

سیدہ فاطمہؓ اور حقیقت قادیانیت

امام بخاریؒ مسور بن خزیمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي))

کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(صحیح بخاری: 3411)

سیّدہ فاطمہؓ شرم وحیا کی پیکر تھیں۔ جب آپؓ مرض الموت میں مبتلاء ہوئیں تو حضرت ابوبکرؓ کی اہلیہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ آپؓ کی تیمارداری کے لیے تشریف لائیں تو آپؓ نے نحیف آواز میں کہا کہ عورتوں کا جنازہ تیار کرتے ہوئے بس ایک کپڑا اوپر ڈال دیا جاتا ہے جس سے ستر مکمل نہیں ہوتا جسم کے اعضاء کا ابھار نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ یہ بات سن کر اسماء بنت عمیسؓ نے کہا۔ کیا میں آپ کو وہ طریقہ نہ بتاؤں جو حبشہ میں ہم نے دیکھا ہے؟ سیدہ فاطمہؓ کہنے لگیں ضرور بتائیں۔

اسماء بنت عمیسؓ درخت کی ٹہنیاں لے کر چارپائی پر خم دے کر باندھ دیں اور ٹہنیوں کے اوپر کپڑا ڈال دیا۔ چارپائی یوں دکھائی دینے لگی جیسے ہودج یا ڈولی بن گئی ہو۔

فاطمہؓ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور فرمایا! ''یہ طریقہ بہت اچھا ہے یہ دیکھ کر پتہ چل جائے گا کہ یہ عورت کی میت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تیرے پردے رکھے جس طرح تو نے میرے پردے کا اہتمام کیا ہے پھر فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے تم اور علیؓ بن طالب غسل دیں اور میرے قریب کوئی نہ آئے۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملیں اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں رات کے سناٹے میں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ انہی دختر رسول سیدہ فاطمہؓ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس

میں سے ہوں“

(ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213)

محترم قارئین! اس اعتراض کا جوب دیتے ہوئے اکثر قادیانی یہ کہتے ہیں کہ ایک تو یہ کشفی واقعہ ہے اسے ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا دوسرا اس کے حاشیہ میں مرزا صاحب نے وضاحت فرمائی ہے کہ انہوں نے مادر مہربان کی طرح میرا سر اپنی ران پر رکھا تھا تا کہ ثابت ہو سکے کہ میں ان کی نسل میں سے ہوں۔

آیئے! مرزا قادیانی کا کشف کے بارے میں عقیدہ بھی ملاحظہ فرمالیں چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

”حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا' صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخران کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔“

(حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 14 صفحہ 442)

”اصل بات یہ ہے کہ مقدس اور راستباز لوگ مرنے کے بعد زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور اکثر صاف باطن اور پر محبت لوگوں کو عالم کشف میں جو بعینہ عالم بیداری ہے نظر آجایا کرتے ہیں چنانچہ اس بارہ میں خود یہ عاجز صاحب تجربہ ہے بارہا عالم بیداری میں بعض مقدس لوگ نظر آتے ہیں اور بعض مراتب کشف کے ایسے ہیں کہ میں کسی طور کہہ نہیں سکتا کہ ان میں کوئی حصہ غنودگی یا خواب یا غفلت کا ہے بلکہ پورے طور پر بیداری ہوتی ہے اور بیداری میں گذشتہ لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے اور باتیں بھی ہوتی ہیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 254 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 3 صفحہ 354)

''میں کئی بار لکھ چکا ہوں اور پھر بھی لکھتا ہوں کہ اہل کشف کے نزدیک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مقدس اور راستباز لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 355)

''میرا یہ بھی مذہب ہے کہ اگر کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو گو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ٹھہرا دیں مگر میں اس کے مقابل اور معارض کی حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالیٰ نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی ہے جیسے لَا مَھْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی والی حدیث ہے محدثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ میرا مذہب میرا ہی ایجاد کردہ مذہب نہیں بلکہ خود یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ اہلِ کشف یا اہلِ الہام لوگ محدثین کی تنقید حدیث کے محتاج اور پابند نہیں ہوتے۔''

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد 2 صفحہ 45 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کشف کی حالت بھی عین بیداری کی حالت ہوتی ہے تو ایسی صورت میں کیا مرزا قادیانی کے عقیدہ کے مطابق سیدہ فاطمہؓ نے معاذ اللہ عین بیداری کی حالت میں مرزا قادیانی ملعون کا سر اپنی ران پر رکھا تھا؟ جہاں تک تعلق ہے لفظ مادر مہربان کا تو کیا سیدہ فاطمہؓ مرزا قادیانی کی محرم تھیں یقیناً نہیں تو پھر مرزا قادیانی کیا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہونے کے باوجود غیر محرموں سے پردہ کرتی رہیں تو سیدہ فاطمہؓ کے بارے میں تو ایسا سوچنا ہی جرم ہوگا کہ وہ کسی غیر محرم کو اپنا چہرہ بھی دکھائیں تو کہاں مرزا قادیانی کی ناپاک جسارت؟

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا یہ گستاخی پر مبنی جعلی کشف اس لئے بیان کیا ہے کہ وہ خود کو فاطمی ظاہر کر سکے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں احادیث میں موجود ہے کہ وہ سیدہ فاطمہؓ کی نسل سے ہوں گے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

"بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز کے لئے یہ ضرور نہیں کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ ہو ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو۔ سو یہ خیال آنحضرت ﷺ کی شان معرفت کے سراسر خلاف ہے کہ آپ اس بیان کو تو چھوڑ دیں جو اظہار مفہوم بروز کے لئے ضروری ہے اور یہ امر ظاہر کرنا شروع کر دیں کہ وہ میرا نواسہ ہوگا بھلا نواسہ ہونے سے بروز کو کیا تعلق۔ اور اگر بروز کے لئے یہ تعلق ضروری تھا تو فقط نواسہ ہونے کی ایک ناقص نسبت کیوں اختیار کی گئی بیٹا ہونا چاہیے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت ﷺ کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے۔ اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں اُس موعود کے رفیق آنحضرت ﷺ کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس

آیت کی تکذیب لازم آتی ہے جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اُس موعود کو حسن کی اولاد بنایا اور کبھی حسین کی اور کبھی عباس کی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا، اس کے نام کا وارث، اس کے خلق کا وارث، اس کے علم کا وارث، اس کی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائے گا اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس سے لیگا اور اس میں فنا ہو کر اس کے چہرہ کو دکھائے گا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اُس کا نام لے گا، اُس کا خلق لے گا، اُس کا علم لے گا ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔"

(ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 تا 214)

قارئین کرام! آپ نے مرزاجی کی منگھڑت تاویلیں تو پڑھ لیں کہ کس طرح اس نے خود کو فارسی النسل قرار دیا ہے اور احادیث نبویہ میں واضح الفاظ کی من مانی تشریح کر کے بروزی طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بننے کی ناپاک جسارت کی ہے تو کبھی اپنے خود ساختہ الہام کی بنیاد پر خود کو سلمان فارسیؓ قرار دیا ہے اب آپ کے سامنے مرزاجی کا خود کو بنی فاطمہ سے قرار دینے کا ثبوت دیتے ہیں چنانچہ مرزاجی مزید لکھتے ہیں کہ

"یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اهل البيت علٰى مشرب الحسن عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور عناد کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو

پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اُس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔ اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ (نوٹ از ناشر: براہین احمدیہ میں یہ کشف با ایں الفاظ درج ہے:۔ ''اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی سر یہی ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی بہت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے''۔ فالحمد للہ علی ذالک (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۹

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)۔"

(ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212،213)

قارئین کرام! کرشن جی اپنی اس کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں تو اپنے منگھڑت کشف کی بنا پر خود کو بنی فاطمہؓ سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں لیکن ٹھیک چار سال بعد 1905ء میں لکھی جانے والی اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ "مہدی موعود کی صفت میں جو بعض احادیث میں من وُلد فاطمه واقع ہے اور بعض میں من عترتی اور بعض میں من اهل بیتی بھی واقع ہے اور یہ بھی واقع ہے کہ یواطی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابـــی ۔ پس ان میں سے ہر ایک کی کیا توجیہ بیان فرماویں۔" سرے سے ہی ان احادیث کے مصداق ہونے سے انکاری ہو گئے چنانچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق "من ولد فـاطـمة و من عتـرتـی" وغیرہ ہے بلکہ میرا یہ دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں اور میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ان میں ایک بھی صحیح نہیں .... مگر دراصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزان جلد 21 صفحہ 356)

مقام حسنؓ و حسینؓ اور حقیقت قادیانیت

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک شب میں نبی ﷺ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا' آپ ﷺ باہر تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے کسی چیز پر چادر لپیٹی ہوئی تھی' میں نے عرض کیا: حضور ﷺ آپ نے کس شئے کو لپیٹ رکھا ہے؟ آپ ﷺ نے چادر اٹھادی تو دو خوبصورت بچے آپ ﷺ کے پہلوؤں سے لگے ہوئے تھے وہ حسنؓ و حسینؓ تھے آپ ﷺ نے فرمایا! یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی فاطمہؓ کے بیٹے ہیں۔ اور میرے دوست علیؓ کے بیٹے ہیں جو ان سے محبت کرے میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں''

(جامع ترمذی کتاب المناقب)

نبی ﷺ نے حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی شان میں فرمایا کہ

((إِنَّهُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا))

''یہ دونوں (حسنؓ و حسینؓ) تو دنیا میں میرے پھول ہیں۔''

(صحیح بخاری' فضائل اصحاب النبی' باب مناقب الحسن والحسین)

جب نبی ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دوش مبارک پر سوار کرتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا))

''اے اللہ! جس طرح میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں' تو بھی ان سے محبت رکھ اور جو ان دونوں کو محبوب رکھے تو بھی اس کو محبوب بنالے۔''

(جامع ترمذی کتاب المناقب)

یہ سعادت بھی تو حضرت حسنؓ و حسینؓ کا ہی مقدر اور نصیب ہے کہ بچپن میں جب آپؓ شدت پیاس

سے روئے تو نبی ﷺ نے اپنی زبان اقدس آپؓ کے منہ میں ڈال دی جسے چوس کر آپؓ نے اپنی پیاس بجھائی (بحوالہ طبرانی معجم الکبیر، مجمع الزوائد) انہی حسینؓ کو ان کے 72 ساتھیوں سمیت شقی القلب ظالم کوفیوں نے اہل خانہ سمیت میدان کربلا میں مظلومانہ طور پر شہید کر دیا حضرت حسینؓ کے ساتھ میدان کربلا میں ان کے خاندان کے جو افراد شہید ہوئے اب میں ان کے اسمائے گرامی اہل تشیع کے بہت بڑے اور معروف عالم ملاں باقر مجلسی کی کتاب ''بحار الانوار میں دی گئی شہداء کربلا کے ناموں کی مکمل فہرست تحریر کیے دیتا ہوں لہٰذا ملاں باقر مجلسی رقمطراز ہے کہ:۔

شہدائے بنی ہاشم در کربلا

1:۔ حضرت سید الشہداء امام حسین ☆	2:۔ عباس بن امیر المومنین (حضرت علیؓ)
3:۔ عبداللہ بن امیر المومنین	4:۔ جعفر بن امیر المومنین
5:۔ عثمان بن امیر المومنین	6:۔ محمد بن امام حسین
7:۔ علی اکبر بن امام حسین	8:۔ عبداللہ رضیع بن امام حسین
9:۔ ابوبکر بن امام حسین	10:۔ قاسم بن امام حسین
11:۔ عبداللہ بن امام حسن	12:۔ عون بن عبداللہ بن جعفر
13:۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر	14:۔ جعفر بن عقیل
15:۔ عبدالرحمن بن عقیل	16:۔ عبداللہ بن مسلم بن عقیل
17:۔ ابو عبداللہ بن مسلم بن عقیل	18:۔ محمد بن سعد بن عقیل

☆ (نوٹ از مؤلف) سید الشہداء کا لقب صرف اور صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے مخصوص ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

سيد الشهداء حمزة ورجل قائم الى امام جائر فامره ونهاه فقتله (المستدرك حاكم 195/3)

ہم محض اپنی مرضی اور محبت کی وجہ سے کسی بھی ہستی کو وہ لقب نہیں دے سکتے جو نبی کریم علیہ السلام نے کسی خاص شخصیت کے لئے مخصوص کیا ہو۔

انصار حسینؓ بحساب حروف ابجد

1:۔ انس بن کامل اسدی	2:۔ اسلم بن کثیر ازدی الاعرج
3:۔ ابو ثمامہ عمر بن عبداللہ صائدی	4:۔ بشر بن عمیر حضرمی
5:۔ جویر بن مالک ضبع	6:۔ جندب بن حجر خولانی
7:۔ جبلہ بن علی شیبانی	8:۔ حبیب بن مظاہر اسدی
9:۔ حر بن یزید ریاحی	10:۔ حجاج بن یزید سعدی
11:۔ حجاج بن مسروق جعفی	12:۔ حیان بن حارث ازدی
13:۔ حنظلہ بن اسعد شیبانی	14:۔ زہیر بن قیس بجلی
15:۔ زہیر بن بشر خثعمی	16:۔ زاہر غلام عمرو بن حمق خزاعی
17:۔ سلیمان غلام امام حسینؓ	18:۔ سالم غلام عامر بن مسلم
19:۔ سیف بن مالک	20:۔ سعید غلام عمر بن خالد صیداوی
21:۔ سالم کلبی غلام بنی مدنیۃ الکلبی	22:۔ سوار بن بن ابو حمیر فہمی (مجروع)
23:۔ شبیب بن عبداللہ نہشلی	24:۔ شبیب بن حارث بن سریع
25:۔ شوزب غلام شاکری	26:۔ ضرغام بن مالک
27:۔ عبداللہ حنفی	28:۔ عمرو بن کعب انصاری
29:۔ عمر بن قرطہ انصاری	30:۔ عبدالرحمن بن عمیر کلبی
31:۔ عبداللہ عروہ غفاری	32:۔ عبدالرحمن بن عروہ غفاری
33:۔ عبدالرحمن بن عبداللہ ارجی	34:۔ عمار بن ابو سلامہ
35:۔ عابس بن ابو شبیب شاکری	36:۔ عامر بن مسلم
37:۔ عون بن جون غلام ابوذر غفاری	38:۔ عمرو بن عبداللہ جندعی

39:۔عمیر بن ضبیعہ	40:۔عبداللہ بن ثبیت قیسی
41:۔عبیداللہ بن ثبیت قیسی	42:۔عمار بن حسان طائی
43:۔عمر بن خالد صیداوی	44:۔عمر بن جندب
45:۔عمرو بن عبداللہ جندعی	46:۔قارب غلام امام حسینؑ
47:۔قیس بن سیمر صیداوی	48:۔قاسط بن ظہیر تغلبی
49:۔قعنت بن عمرو بن نمری	50:۔قاسم بن حبیب ازدی
51:۔کرش بن ظہیر	52:۔کنانہ بن عتیق
53:۔منجح غلام امام حسینؑ	54:۔مسعود بن حجاج
55:۔ابن مسعود بن حجاج	56:۔مجمع بن عبداللہ
57:۔مالک بن عبداللہ سریع	58:۔نعیم بن عجلان انصاری
59:۔نافع بن بلال بجلی	60:۔یزید بن حسین ہمدانی
61:۔یزید بن ثبیت قیسی	

نوٹ:۔ یہ فہرست زیارت ناحیہ سے اخذ کی گئی ہے اس لیے صرف ان ناموں کو لکھا ہے جو ان میں مذکور ہیں۔ ورنہ ممکن ہے کچھ شہداء باقی رہ گئے ہوں۔

(بحار الانوار، از ملاں باقر مجلسی جلد اول صفحہ 287 تا 289 اردو)

انہی حسینؓ کے بارے میں مرزا قادیانی اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے سو ۱۰۰ حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں"

(نزول المسیح ص 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 477 از مرزا قادیانی)

''اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا''

(اعجاز احمدی ص 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 164 از مرزا قادیانی)

''اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے''

(اعجاز احمدی ص 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی)

''امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ ان پر میری فضیلت سن کر یوں ہی غصہ میں آجاتے ہیں قرآن کریم نے کہاں امام حسین کا نام لیا ہے زید کا ہی نام لیا ہے۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہئے تھا کہ امام حسین کا نام بھی لے دیا جاتا اور پھر ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم'' کہہ کر اور بھی ابوت کا خاتمہ کر دیا''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 244)

''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا اور د صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (نجاست) کا ڈھیر (ذکر حسین) ہے''

(اعجاز احمدی ص 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 194 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! اس تحریر پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے قاضی نزیر لائلپوری اپنی کتاب ''احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک'' میں لکھتا ہے کہ

''امام حسین رضی اللہ عنہ کی یہ شان بیان کرنے والا شخص کبھی ان کی توہین کا ارتکاب نہیں کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بد زبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید من عادولیا لی دست بدست

اس کو پکڑ لیتا ہے۔"

(اعجاز احمدی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 149)

عجیب بات ہے کہ اسی اعجاز احمدی کے ایک شعر کو انصاف کا خون کر کے بعض مخالف مناظرین کی طرف سے توہین کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود اعجاز احمدی کے مشہور قصیدہ میں امام حسین علیہ السلام کے متعلق بعض مشرکانہ عقیدہ رکھنے والے لوگوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

نسیتم جلال اللہ والمجد والعلیٰ

وما وردکم الا حسیناً اتنکر

فھذا علی الاسلام احدی المصائب

لدی نفحات المسک قذر مقنطر

تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ (یعنی شرک) اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔

اس آخری مصرع قذر مقنطر کے الفاظ حضرت امام حسینؓ کے متعلق نہیں بلکہ اس مصرے میں کستوری کی خوشبو سے مراد توحید الٰہی اور قذر مقنطر یعنی گوہ کے ڈھیر کے الفاظ مشرکانہ فعل کے متعلق ہیں۔ چنانچہ اگلے شعر میں فرماتے ہیں۔

وان کان ھذا الشرک فی الدین جائزاً

فباللغو رسل اللہ فی النّاس بعثروا

اور اگر یہ شرک دین میں جائز ہے پس خدا کے پیغمبر بیہودہ طور پر لوگوں میں بھیجے گئے۔

(اعجاز احمدی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194)

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری صفحہ 430)

محترم قارئین! قاضی نذیر لائلپوری نے اپنی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کو توہین حضرت حسینؓ سے بری کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جہاں تک مرزا غلام احمد قادیانی کا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بعض مقامات پر اچھے الفاظ یاد کرنے کی بات ہے تو یاد رکھئے یہ چیز اسے توہین عیسیٰ علیہ السلام اور توہین سیدنا حسینؓ سے بری نہیں کرتی بلکہ اسے اعلیٰ درجے کا منافق ثابت کرتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں منافقین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ○

اور جب یہ لوگ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان کے ساتھ استہزاء کر رہے تھے۔

اسی طرح منافق کے قول وفعل میں بھی تضاد ہوتا ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے قول وفعل میں بھی تضاد ہی رہا ہے ایک طرف مدعی نبوت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں لعنت کا موجب اور کافر قرار دیا تو دوسری طرف خود ہی مدعی نبوت بن بیٹھا۔ ایک طرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حسینؓ کے بارے میں اچھے الفاظ کہے تو دوسری طرف خود ہی ان کی اہانت کا مرتکب ہوا الغرض وہ مرتد اور زندیق کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کا منافق بھی تھا۔

اب آتے ہیں قاضی نذیر کے اس دھوکے کی طرف مرزا قادیانی نے توحید کو کستوری کی خوشبو سے تشبیہ دی ہے اور شرک کو گوہ کا ڈھیر قرار دیا ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ مرزا جی کے نزدیک اہل تشیع کے اس شرک کی کیفیت کیا تھی کیا وہ کیفیت ذکر حسینؓ ہی نہیں۔ تو کیا ہم اسی تناظر میں یہ بات کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ مرزا قادیانی کا ذکر کرنا ایسے ہی ہے جیسے کستوری کی خوشبو کے مقابل گوہ کا ڈھیر۔ قادیانی ہم پر اعتراض کرنے کی بجائے کیا ہمارے ایسا کہنے کو سراہیں

گے؟ ایک اور بات بتا تا چلوں کہ مرزا جی کے نزدیک بادی النظر میں اہل تشیع نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا معبود قرار دیا ہے تو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

(مسلمانو!) جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ اللہ کے بجائے پکارتے ہیں، تم اُن کو برا نہ کہو، جس کے نتیجے میں یہ لوگ جہالت کے عالم میں حد سے آگے بڑھ کر اللہ کو بُرا کہنے لگیں۔

قارئین کرام! اگر ہم قاضی نزیر کی بات کو درست بھی مان لیں تو تب بھی مرزا قادیانی کذاب و دجال ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو اس کا دعوی ہے کہ اسے کامل اطاعت کی بنا پر نبوت ملی ہے اور دوسری طرف اپنے زعم میں اہل تشیع کے خدا کو گوہ کے ڈھیر سے تشبیہ دے کر قرآنی حکم وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ کی صریح مخالفت کی ہے۔

قارئین کرام! ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے''

(دافع البلاء ص 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 233 از مرزا قادیانی)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی اپنے مرید عبداللطیف قادیانی کی ہلاکت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

''امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنھوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا''

(ملفوظات جلد چہارم ص 364 طبع چہارم مرزا قادیانی)

''صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوہ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

(ملفوظات جلد سوئم ص 496 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مزید ایک مقام پر خود کو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''ایسا ہی خدا تعالی اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالی کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے اب سوچنے کے لائق ہے امام حسین کو اس سے کیا نسبت ؟ یہ اور بات ہے کہ سنی یا شیعہ مجھ کو گالیاں دیں یا میرا نام کذاب، دجال، بے ایمان رکھیں لیکن جس کو خدا تعالی بصیرت عطا کرے گا وہ مجھے پہچان لے گا کہ میں مسیح موعود ہوں''

(نزول المسیح صفحہ 48,49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426,427)

مقام اصحاب بدرؓ اور حقیقت قادیانیت

محترم قارئین! اصحاب بدر کی عظمت اور شان تو کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان اقدس ومقدس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو دیکھ کر فرمایا

((اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))

یعنی تم جیسے چاہو کام کرو تمہارے لیے تو جنت واجب ہو گئی یا میں نے تم کو بخش دیا

(صحیح بخاری کتاب المغازی)

رفاعہ رضی اللہ عنہ جو بدری صحابہ سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ

جَاءَ جِبْرِيْلَ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ ((مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ: مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذَالِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

(صحیح بخاری' کتاب المغازی)

یعنی جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے کہنے لگے آپ ﷺ بدر والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے اسی طرح وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی ملعون نے اصحاب بدر کے مقابل اپنے پیروکاروں میں سے 313 لوگوں کی فہرست اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم ص 40 تا ص 45 پر اور روحانی خزائن جلد 11 ص 325 تا ص 328 پر دی ہے۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد جسے قادیانی گروہ قمر الانبیاء کے لقب سے یاد کرتا ہے اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' میں لکھتا ہے کہ

''میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے

خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں مگر ہمارے ناموں کے آگے ''مع اہل بیت'' کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۹۷-۱۸۹۶ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث میں سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ اس طرح اپنے اصحاب کی فہرست تیار کروائی تھی نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے''

(سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد جلد اول ص 633، روایت نمبر 692 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے انجام آتھم میں اصحاب بدر کے مقابل جو 313 افراد کی فہرست ترتیب دی ہے اس کے آغاز میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی ''آئینہ کمالات اسلام'' میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لیے ۳۱۳ تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی

اور بموجب منشاء حدیث کے یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

مندرجہ بالا تحریر میں مرزا قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان 313 افراد کے نام اس کتاب میں بھی شامل ہیں اس کتاب کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے اس کتاب کے آخر میں ایک اشتہار دیا ہے جس میں مرزا قادیانی لکھتا ہے

"اخیر میں یہ بات بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ ﷺ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے ھٰذا کتاب مبارك فقوموا للاجلال والاکرام یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 652 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 652)

محترم قارئین! آنجہانی مرزا قادیانی نے اصحاب بدر کے مقابل جو 313 افراد کی فہرست مرتب کی ہے اس فہرست میں 159 ویں نمبر پر ایک نام ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کا بھی ہے جو مرزا قادیانی کے نزدیک صاحب صدق وصفا ہے اور اس کا نام اس کتاب (آئینہ کمالات اسلام) میں بھی درج ہے جسے بقول مرزا قادیانی تحریر کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی دو مرتبہ زیارت ہوئی ہے اور اس کتاب کے اکرام وعزت میں فرشتوں کو قیام کرنے کا حکم ملا ہے۔ یہی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی قادیانیت سے

تائب ہوا تو مرزا قادیانی نے اس کے بارے میں لکھا کہ

"ایک شخص (عبدالحکیم) ہے جو بیس برس تک میرا مرید رہا ہے اور ہر طرح سے میری تائید کرتا رہا ہے اور میری سچائی پر اپنی خوابیں سناتا رہا ہے۔ اب مرتد ہو کر اس نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام اس نے میری طرف منسوب کر کے کانا دجال رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 397 طبع چہارم)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید ایک اشتہار بعنوان "خدا سچے کا حامی ہو" میں لکھتا ہے کہ

"ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ مسیح الدجال میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 672 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مزید ایک مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"عبدالحکیم نامی ایک شخص جو پٹیالہ کی ریاست میں اسسٹنٹ سرجن ہے جو پہلے اس سے ہمارے سلسلہ بیعت میں داخل تھا مگر باعث کمی ملاقات اور قلت صحبت دینی حقائق سے محض بے خبر اور محروم تھا اور تکبر اور جہل مرکب اور رعونت اور بدظنی کی مرض میں مبتلاء تھا۔ (یاد رہے کہ انہی عبدالحکیم پٹیالوی کو مرزا قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں صاحب صدق وصفا بھی قرار دے چکا ہے اور ان کے لیے ثابت قدمی کی دعا کر چکا ہے مزید اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بھی ان کا نام درج کر چکا ہے اور یہ وہی کتاب ہے جسے تحریر کرتے وقت بقول آنجہانی مرزا قادیانی دو مرتبہ نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے اس کتاب کی تحریر پر مسرت کا اظہار فرمایا)

اپنی بدقسمتی سے مرتد ہوکر اس سلسلہ کا دشمن ہوگیا ہے۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 112)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریروں اور بحث کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اصحاب بدر میں بھی کوئی ایسی شخصیت تھی جو مرتد ہوگئی ہو اور اسی ارتداد یعنی کفر پر اس کی موت واقع ہوئی ہو۔ اگر ایسا نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو پھر مرزا قادیانی نبی کریم ﷺ کا ظل اور بروز کیونکر ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس نے جن لوگوں کو اصحاب بدر کے مقابل کھڑا کیا تھا اور جن کو صاحب صدق وصفا قرار دیا تھا انہی میں سے ایک شخص (ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی) کو مرتد قرار دے رہا ہے۔

دوسرے نمبر پر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے لیے دعا بھی کی تھی کہ "اللہ تعالیٰ ان سب (انجام آتھم میں شائع ہونے والی فہرست میں شامل افراد) کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم رکھے" تو اس کے باوجود ڈاکٹر پٹیالوی بقول مرزا قادیانی مرتد کیوں ہوگیا جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی اس بات کا بھی دعویدار ہے کہ اس کی دعا رد نہیں ہوتی چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

"اور دعا کے بعد یہ الہام ہوا اجیب کل دعائك الافی شر کائك
میں تمہاری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 210)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے حق میں مرزا قادیانی کی دعا قبول کیوں نہ ہوئی جبکہ وہ اس کا شریک بھی نہیں تھا؟ کیا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں ہیں کہ مرزا قادیانی کا مندرجہ بالا الہام جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "میں تمہاری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔" اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء ہے۔ اگر افتراء نہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرزائیت سے تائب ہوکر بقول مرزا قادیانی مرتد کیوں ہوا؟

محترم قارئین! ڈاکٹر پٹیالوی جب قادیانیت سے تائب ہوا تو اس نے بھی دعویٰ کیا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرزا قادیانی کے متعلق الہام ہوا ہے کہ مرزا قادیانی تین سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا قطع نظر اس بات کے کہ ڈاکٹر پٹیالوی کا یہ دعویٰ سچا تھا یا باطل' اس سلسلہ میں ہم مرزا قادیانی کی مزید تحریریں ملاحظہ کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے 16 اگست 1906ء کو ایک اشتہار شائع کیا اس میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ

''میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں ''مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔''

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں ''خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تریٰ کل مصلح صادق۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 673' 674 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

اس کے کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر پٹیالوی صاحب نے پھر دعویٰ کیا کہ اسے الہام ہوا ہے کہ مرزا قادیانی جولائی 1907ء سے چودہ ماہ تک مر جائے گا تو مرزا قادیانی نے اس الہام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ

''میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھادوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 720 اشتہار بعنوان ''تبصرہ'' طبع چہارم)

مزید ایک مقام پر مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے بارے میں لکھتا ہے کہ

''ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔۔۔۔۔۔۔آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا تب اس نے پیشگوئی کی میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ

کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 321'322 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 23 صفحہ 336'337)

اس چیلنج بازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو ہلاک ہو گیا چنانچہ مؤرخ مرزائیت دوست محمد شاہد تاریخ احمدیت میں رقمطراز ہے کہ

''وفات کے وقت حضور کی عمر سوا تہتر سال کے قریب تھی دن منگل کا تھا اور شمسی تاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تھی۔''

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 542 از دوست محمد شاہد قادیانی)

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے متعلق دوست محمد شاہد قادیانی لکھتا ہے کہ

''وہ یکم جون ۱۹۲۰ء کی شب گمنامی کی حالت میں سل کی مرض میں چند ماہ مبتلا رہ کر اپنے الہامات کی صریح ناکامی اور سلسلہ احمدیہ کی کامیابی دیکھتا ہوا چل بسا۔''

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 463)

آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی کذاب تھا بقول فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر

کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

عموماً قادیانی حضرات ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور ایسی ہی ایک ناکام کوشش کرتے ہوئے قادیانی مورخ دوست محمد شاہد لکھتا ہے کہ

''خدائے حکیم وخبیر نے جو اپنے پیارے مسیح سے یہ وعدہ کر چکا تھا کہ میں دشمنوں کو جھوٹا کروں گا عبدالحکیم کی پیشگوئی کے دونوں اجزاء کو یوں باطل کر دیا کہ حضور اپنے بعض گذشتہ الہامات کی بنا پر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرما گئے اور صاف طور واضح کر دیا کہ عبدالحکیم کاذب ومفتری انسان ہے حقیقت اتنی واضح اور نمایاں تھی کہ'' پیسہ اخبار'' کے ایڈیٹر کے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی اس کا اقرار کیا

چنانچہ لکھا ''ہم خدالگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہیہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر'' پیسہ ''اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے کہ ۲۱ ساون کو کی بجائے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔''

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 472)

محترم قارئین! مورخ احمدیت نے یہاں پر بھی اخبار اہلحدیث کی ادھوری تحریر پیش کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے آیئے اخبار اہلحدیث کی پوری تحریر ملاحظہ فرمائیں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

''اس میں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے حق میں بھی بری طرح ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار (تبصرہ) مجریہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کی طرف اشارہ کر کے لکھا کہ:

''دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا''

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعاد چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب قادیانی نے اسی اشتہار میں لکھا کہ

''میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں

اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہیہ جو ستمبر ۱۹۰۸ء کو ختم ہونے والی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنی وہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح نہیں مر سکتے تھے حالانکہ مرے تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے یہاں تک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے مگر ہم خدالگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہیہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر ''پیسہ'' اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے کہ ۲۱ ساون کو کی بجائے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہیہ اسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے مطابق آپ کے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی آپ کی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح تر الفاظ میں فیصلہ چاہا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مر جاؤں تو مجھ کو کذاب، مفتری، مفسد اور دجال سمجھو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں اور دیگر ہمارے ہم خیال احباب کے لیے چاہا تھا وہ خود اسی کے لیے پیش آیا۔ کیا سچ ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۸ء)

محترم قارئین! یہ تھی مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل تحریر جس میں سے قادیانی مورخ نے سیاق سباق سے ہٹ کر ایک ٹکڑا پیش کیا تھا اب آتے مرزا قادیانی کے الہامات کی طرف جن کا مطالعہ کرنے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کونسا طریقہ اختیار کرنا تھا مرزا قادیانی کی عمر کم کرنے کا یا بڑھانے کا؟ یہ معلوم کرنے کے لیے مرزا قادیانی کو ہونے والا الہام دوبارہ ملاحظہ فرمایئے اور خود فیصلہ کیجیے کہ مرزا قادیانی کیونکر سچا ہوسکتا ہے؟ جبکہ مرزا قادیانی واضح طور پر مدعی مسیحیت' نبوت ہے اور اس کے برعکس ڈاکٹر پٹیالوی تو محض الہامی ہونے کا دعوے دار تھا نہ کہ مدعی مسیحیت یا نبوت۔' اب مرزا قادیانی کا الہام دوبارہ ملاحظہ فرمائیں

''میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھادوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت امیرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 720 اشتہار بعنوان "تبصرہ" طبع چہارم)

محترم قارئین! مندرجہ بالا تحریروں کو مدنظر رکھتے ہوئے خود فیصلہ کیجیے کہ کیا مرزا قادیانی کی عمر میں اضافہ ہوا یا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرزا قادیانی کی زندگی ہی اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوا یا کہ مرزا قادیانی خود عمر کی کمی کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا۔

قارئین کرام! چلتے چلتے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے حوالے سے ایک اور بات بتا تا چلوں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی کتب پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا قصور محض یہ تھا کہ اس نے مرزا قادیانی کے اسراف کے خلاف آواز بلند کی تھی جو مرزا جی کو قابل قبول نہ ڈاکٹر پٹیالوی کے کلمہ پڑھنے وفات مسیح کے قائل ہونے اور مرزا قادیانی کو مسیح موعود ماننے کے باوجود صرف اس وجہ سے اسے مرزا قادیانی نے مرتد قرار دے دیا تھا کہ اس مرزا جی کی فضول خرچیوں کی طرف توجہ کیوں دلائی اور اسے اس بات سے کیوں روکا؟

عموماً قادیانی ایک حدیث پیش کر کے کہا کرتے ہیں کہ تم ہمیں کافر کیوں قرار دیتے ہو جبکہ نبی ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ جو ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ ان قادیانیوں سے میرا سوال ہے کہ کیا ڈاکٹر پٹیالوی کسی دوسرے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا اور کیا ڈاکٹر پٹیالوی وفات مسیح کا قائل اور مرزا قادیانی کو مسیح موعود نہیں مانتا تھا جو مرزا جی نے اسے مرتد قرار دیا کیا قادیانی مرزا جی کے اس فعل کو خلاف فرمان رسول تسلیم کریں گے یا نہیں؟

مقام ابو ہریرہؓ اور حقیقت قادیانیت

حضرت ابو ہریرہؓ وہ صحابیٔ رسول ہیں جنہوں نے ایک ہزار چھ سو سے زائد احادیث رسول ﷺ حفظ کی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں آپؓ کا نام عبد شمس تھا جب مسلمان ہوئے تو نبی رحمت ﷺ نے ان کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔ ابو ہریرہؓ بچپن میں ایک چھوٹی سی بلی کے ساتھ کھیلا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی کنیت ابو ہریرہ پڑ گئی اور اسی کنیت سے معروف ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: ((مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

''تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس سب کو جانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتا لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے ملوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی میں ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کرلوں اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے چنانچہ میں نے اپنی چادر جو

میرے جسم پر بھی پھیلا دی اور اس ذات کی قسم جس نے آنحضرت ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی نہیں بھولا۔"

انہی ابو ہریرہؓ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"جیسا کہ ابو ہریرۃ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا"

(اعجاز احمدی ص 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 127 از مرزا قادیانی)

"جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اسے چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دے"

"بعض کم تدبر والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)۔"

(حقیقۃ الوحی ص 34 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 22 ص 36 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! کبھی آپ نے سوچا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ کو غبی یعنی احمق کون قرار دے رہا ہے جس کی اپنی حالت یہ تھی کہ اسے جوتوں پر نشان لگا کر دینے کے باوجود الٹے سیدھے جوتے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ جو کاج کے بٹن بھی الٹے سیدھے لگاتا تھا اور ایک ہی جیب میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے رکھا کرتا تھا اور بعض دفعہ دن میں سو سو بار پیشاب کیا کرتا تھا۔ جس کی جیب کئی کئی دن اینٹ پڑی رہتی تھی لیکن اسے پتہ نہیں چلتا تھا۔ اور جسے یہ تک نہیں پتہ تھا کہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ کون سا ہے؟ اور نہ ہی یہ جانتا تھا کہ نبی ﷺ کی کتنی بیٹیاں تھیں اور کتنے بیٹے؟ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا آیئے آپ کو اپنی باتوں کے ثبوت بھی قادیانی کتب سے دیتا چلوں تاکہ آپ کو مرزا جی کے احمق ہونے میں بھی کوئی شبہ نہ رہے۔

محترم قارئین! ساری دنیا جانتی ہے کہ اسلامی سال کا آغاز ماہ محرم سے ہوتا ہے اور صفر ہجری سال کا دوسرا مہینہ ہے لیکن مرزا قادیانی اس کے برعکس لکھتا ہے کہ:

"اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں

سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی)

محترم قارئین! اسلامی ہفتے کا آغاز جمعہ سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے چہارشنبہ ہفتہ کا پانچواں دن بنتا ہے، جس کی وضاحت اس چاٹ سے ہوتی ہے۔

1- شنبہ، 2- یک شنبہ 3- دوشنبہ 4- سہ شنبہ 5- چہارشنبہ 6- پنج شنبہ 7- جمعہ

جبکہ مرزا قادیانی چارشنبہ کو چوتھا دن شمار کر رہا ہے کیوں نہ کرے۔ اس کے آقاؤں (عیسائیوں) کے کیلنڈر میں ہفتے کے دنوں کا آغاز شنبہ (ہفتہ) کی بجائے یک شنبہ (اتوار) سے ہوتا ہے۔ اور عیسائی کیلنڈر کے مطابق ہی چارشنبہ ہفتے کا چوتھا دن بنتا ہے۔

محترم قارئین! اب مرزا قادیانی کی زندگی کے کچھ ایسے واقعات کا ذکر کرتا ہوں جنہیں قادیانی ذریت اپنے خودساختہ جعلی نبی کی سادگی سے تعبیر کرتے ہیں لیکن کوئی بھی باشعور شخص ان واقعات سے مرزا قادیانی کی ذہنی اپروچ اور دماغی خلل کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد رقمطراز ہے کہ

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس

وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 344 روایت نمبر 378 طبع چہارم)

"ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 60 روایت نمبر 83 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا بشیر احمد نے مرزا قادیانی کے حالات زندگی پر مشتمل اپنے حقیقی ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کا ایک مضمون اپنی کتاب سیرت المہدی میں روایت نمبر 447 کے تحت درج کیا ہے۔ اس مضمون کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد رقمطراز ہے کہ

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جو ہمارے حقیقی ماموں ہیں ان کا ایک مضمون الحق دہلی مورخہ ۲۶/۱۹ جون ۱۹۱۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شمائل کے متعلق شائع ہوا تھا یہ مضمون حضرت صاحب کے شمائل میں ایک بہت عمدہ مضمون ہے اور میر صاحب موصوف کے بیس سالہ ذاتی مشاہدہ اور تجربہ پر مبنی ہے۔ لہٰذا درج ذیل کیا جاتا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 409 روایت نمبر 447 طبع چہارم)

محترم قارئین! آپ بھی اس مضمون کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں اور قادیانی ذریت کی عقلمندی کی داد دیں کہ انہوں کیسی شاندار شخصیت نبوت کے لیے پسند کی ہے۔ لہٰذا اب اس مضمون

کے اقتباسات درج کیے جاتے ہیں۔

''بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 417 روایت نمبر 447 طبع چہارم)

''بعض اوقات زیادہ سردی میں دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اسطرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی دوسری اُلٹی۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 418 روایت نمبر 447 طبع چہارم)

''کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانک دیتے ہیں۔ وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے---------آپ کے پاس کچھ کنجیاں بھی رہتی تھیں یہ یا تو رومال میں یا اکثر ازار بند میں باندھ کر رکھتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 419 روایت نمبر 447 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا بشیر احمد ایک اور مقام پر رقمطراز ہے کہ

''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں میں نے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازار بند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا۔ ریشمی ازار بند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتا ہے تو ایسے ازار بند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 614 روایت نمبر 652 طبع چہارم)

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا ہوتا تھا باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے تھے یا کاج میں بندھوا لیتے تھے۔ اور چابیاں ازار بند سے باندھتے تھے جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا۔ اور والدہ صاحبہ بیان فرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لیے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض دفعہ گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 49 روایت نمبر 65 طبع چہارم)

'' بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود .... کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اٹھتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 45 روایت نمبر 56 طبع چہارم)

محترم قارئین! یہ تو تھے مرزا قادیانی کے کھانے اور لباس پہننے کے انداز و اطوار اب اس کی زندگی کے مزید نادر نمونے بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ معراج دین عمر قادیانی رقمطراز ہے کہ

''آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ اینٹ چبھتی کئی دن ایسا ہوتا رہا۔ ایک دن کہنے لگے کہ میری پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا۔ جھٹ جیب سے نکال لی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ

اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔"

(مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ صفحہ 53 طبع چہارم مرتبہ معراج دین عمر قادیانی)

"آپ کو شیرینی سے بہت پیار تھا اور مرض بول بھی عرصہ سے آپکو لگی ہوئی تھی۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے۔ اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔"

(مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ صفحہ 67 طبع چہارم مرتبہ معراج دین عمر قادیانی)

قارئین کرام! مرزا قادیانی ساری زندگی مختلف بیماریوں میں مبتلا رہا۔ انہی بیماریوں میں سے ایک بیماری دن میں سو مرتبہ پیشاب کرنا بھی تھی جس کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی خود رقمطراز ہے کہ

"مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے۔ اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے' کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔"

(نسیم دعوت صفحہ 74' 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434' 435)

نبی آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اولاد مبارکہ میں تمام مؤرخین اور محدثین متفق ہیں کہ آپ ﷺ کے تین بیٹے قاسم، عبداللہ، ابراہیم اور چار بیٹیاں: فاطمہ، زینب، رقیہ، ام کلثوم، رضی اللہ عنہن ہیں۔ فقط شیعہ حضرات اس بات سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کی فقط ایک

ہی بیٹی ہے جو فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اور باقی بیٹیوں کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سے شمار کرتے ہیں لیکن ان کی یہ بات اس لیے غلط قرار پاتی ہے کہ قرآن مقدس میں نبی کریم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لفظ بنات آیا ہے جو کہ بنت کی جمع ہے یعنی ایک سے زیادہ بیٹیاں' جہاں تک پہلے خاوند کی بیٹیوں کا تعلق ہے تو اس کے لیے ربائب کا لفظ آیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کی آیت نمبر 23 میں فرماتا ہے کہ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

حرام کی گئیں تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں اور تمھاری بہنیں اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہو اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں اور تمھاری پالی ہوئی لڑکیاں، جو تمھاری گود میں تمھاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم صحبت کر چکے ہو، پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمھارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمھاری پشتوں سے ہیں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو، مگر جو گزر چکا۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

اب آتے ہیں مرزا قادیانی کی طرف کہ وہ اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے ملاحظہ ہو۔

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے

اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 286 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299 از مرزا قادیانی)

"دیکھو ہمارے پیغمبر کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 372 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

محترم قارئین! یہ تھا وہ بدبخت شخص جو سیدنا ابو ہریرہؓ جیسے جلیل القدر اور فقیہہ صحابی رسول ﷺ کو غبی یعنی احمق قرار دے رہا ہے۔

محترم قارئین! یہ تھا فتنہ قادیانیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام و مرتبہ جو بندہ عاجز نے قادیانی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور قادیانی کتب کے جو بھی حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ تمام کتب بندہ عاجز کے پاس موجود ہیں اگر کوئی قادیانی یا مسلمان حوالہ جات دیکھنا چاہے تو بلا جھجک میرے ساتھ رابطہ کر سکتا ہے میرا سیل نمبر اور ای میل ایڈریس درج ذیل ہے

Email : ubaidullahlatif@gmail.com

Cell no : 0304-6265209,03136265209
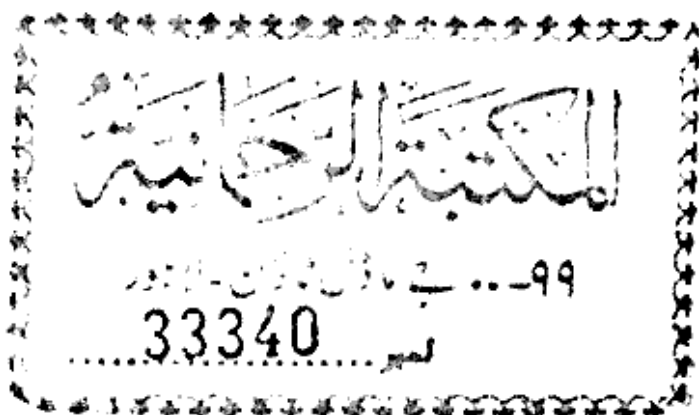
حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بارے میں قادیانیوں کی یاوہ گوئیوں کو محترم جناب عبید اللہ لطیف صاحب حفظہ اللہ نے زیر نظر کتاب "مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت" میں جمع کر دیا ہے۔ محترم موصوف کی قادیانی لٹریچر پر وسیع نظر ہے اور وہ اس حوالے سے متعدد رسائل لکھ چکے ہیں جن میں سے بعض زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں اور بعض مستقبل قریب میں ان شاء اللہ شائع ہوں گے۔ محترم عبید اللہ لطیف صاحب نے "مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت" میں یہ بھی مدلل طور پر ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت جہاں دائرہ اسلام سے خارج ہے اور وہ خود اپنے آپ کو ایک مستقل امت قرار دیتے ہیں وہاں اس بات سے بھی خبردار کیا ہے کہ یہ ملعون و مردود گروہ اسلام کے ہی نہیں پاکستان کے بھی مخالف تھے اور اب بھی مخالف ہیں۔ گویا یہ اسلام کے ہی غدار نہیں ارض پاک کے بھی غدار ہیں اور ان کی تمام تر وفاداریاں انگریز اور حکومت برطانیہ سے وابستہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور جوئندگان حق کو اس سے صراط مستقیم کی رہنمائی کا ذریعہ فرمائے۔ "عقیدہ ختم نبوت" کی چوکیداری کی توفیق بخشے اور اس فریضہ کو اخلاص سے نبھانے میں بہر نوع مدد فرمائے آمین یارب العالمین۔

فضیلۃ الشیخ **ارشاد الحق اثری** حفظہ اللہ

محترم بھائی عبید اللہ لطیف ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے اپنے قلم کو متحرک رکھتے ہیں اس حوالے سے ان کی تحریر انسانوں کے لئے اور ختم نبوت کو چاہنے والوں کے لئے ہمیشہ متاثر کن اور علمی اعتبار سے ان کے رسوخ میں اضافہ کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی عظمت کا دفاع اور اس حوالے سے منکرین ختم نبوت کے غلیظ کردار کو سامنے لانے کے لئے جس خوبصورت کاوش کو پوری محنت اور توجہ اور قادیانیوں کے اصل حوالہ جات سے مزین کر کے اور قرآن وحدیث کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے جس طرح قادیانی کفر کو اپنی اس کتاب میں واضح کیا ہے وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ ان کے احساسات، جزبات، اور تحقیق کو جتنا بھی سراہا جائے اتنا ہی کم ہے۔ میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھائی عبید اللہ لطیف کی کاوشوں کو قبول ومنظور فرمائے اور تادم واپسی اسی طرح کتاب وسنت کی نشر واشاعت میں مشغول رہیں اور ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری کرتے رہیں۔ آمین

علامہ حافظ **ابتسام الٰہی ظہیر** حفظہ اللہ